تبلیغی جماعت سے

اختلاف کیوں؟

حسب الارشاد

پیر طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری

سجادہ نشین دربار عالیہ موہڑیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مصنف

مولانا ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

خطیب جامع مسجد علامہ عبد الحکیم چیدا روڈ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ

تحصیل بازار، ۹۰، سیٹھی پلازہ سیالکوٹ

0336-8678692

تبلیغی جماعت سے
اختلاف کیوں؟

حسب الارشاد

پیرِ طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری

سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مصنفہ

مولانا ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

خطیب جامع مسجد علامہ عبد الحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ

تحصیل بازار سیالکوٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب

تبلیغی جماعت سے اختلاف کیوں؟

مصنف

مولینا ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

صفحات ــــــ ۷۲

ناشر

محمد حامد ضیاء

قادری کتب خانہ ٥ تحصیل بازار سیالکوٹ

فون: ۵۵۱۹۶۷ دفتر
۵۸۶۶۷۳ رہائش

قیمت ــــــ 50

انتساب

فقیر اس تالیف کو

پیرِ طریقت، عالمِ شریعت، پروردۂ آغوشِ ولایت، ورع الزاہد علامہ الحاج

صاحبزادہ محمد حبیب الرحمٰن صاحب قادری نقشبندی

دامت برکاتہم

زیبِ آستانہ عالیہ فیض پور شریف (ڈھانگری شریف) میرپور آزاد کشمیر سے منسوب کرتا ہے۔ جو دیارِ غیر میں اسلام کی شمع کو فروزاں کرنے اور مسلکِ حق اہلِ سنت وجماعت کی تبلیغ و تشہیر کے لیے شب و روز مصروف ہیں۔

نیازمند

فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ القادری الاشرفی غفرلہ

مہتمم دار العلوم قادریہ عبد الحکیمیہ
تحصیل بازار سیالکوٹ شہر

فون ٥ ۵۱۹۶۷
۸۹۹۶۱

وجہِ تالیف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَمَالِكِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِیْنَ، اَلَّذِیْ كَانَ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَبِنْتِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسلام حق گوئی کی تعلیم دیتا ہے، حق کو چھپانا یا حق و باطل میں التباس منع ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ۔ (پ ۱ ع ۴) — اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ۔ اور دیدہ دانستہ حق کو نہ چھپاؤ۔

زیرِ نظر رسالہ لکھنے کا سبب صرف اور صرف یہی ہے ۱۹۸۶ء میں برطانیہ کے دورہ پر جب گیا تو وہاں کے احباب، تبلیغی جماعت کی عیاریوں اور مکاریوں سے سخت دل برداشتہ تھے۔ احباب کو ان کے رویّہ اور طریقہ سے پریشانی تھی۔ کہ ہم غیر مسلموں کے سامنے کیا منہ دکھائیں کہ ان کے مذہبی رہنماؤں کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہے۔ یہ لوگ تبلیغ کے نام پر بھی دھوکہ دینے سے باز نہیں آتے۔

حکومت برطانیہ کو بھی اس کا علم ہے کہ ان میں کتنے فرقے ہیں۔ مگر تبلیغی جماعت کے حضرات سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ تو

کہتے ہیں، ہمارا فرقوں سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم مسلمان ہیں۔

سادہ لوح مسلمان جب ان کے ساتھ چلہ کشی کے لیے پھنس جاتا ہے۔ تو پھر آہستہ آہستہ ان کو بدعت، شرک، کفر کی تبلیغ شروع ہو جاتی ہے، اہلسنت وجماعت کو بھی بدعت، شرک و کفر سے سخت نفرت ہے بلکہ تاریخِ اسلام کا مطالعہ کیا جائے، تو اہلِ سنّت کے اکابر نے ہی کفر و شرک کی جڑیں کھوکھلی کی ہیں۔

سرزمینِ ہند میں اسلام کی بہار داتا گنج بخش علی ہجویری، سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری وغیرہم کے قدم رنجہ کی برکت کا ہی نتیجہ ہے۔

تبلیغی جماعت سے افسوس اس لیے ہے کہ اسلام کا نام لیکر اُن چیزوں کو کفر و بدعت اور شرک قرار دینے کی مہم چلاتی ہوتی ہے جو کہ شرک و کفر اور بدعت نہیں ہیں۔

زبان سے یہ کہنا کہ ہمارا کسی فرقہ سے تعلق نہیں، مگر تبلیغی نصاب میں قاسم نانوتوی کو حجۃ الاسلام، اشرف علی تھانوی کو حکیم الامت، رشید احمد گنگوہی کو قطب الارشاد محمود الحسن کو شیخ الہند، خلیل احمد انبیٹھوی کو عالم ربانی قرار دیں۔ یہ عیاری نہیں تو اور کیا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں، جنہوں نے اسلام کی شیرازہ بندی کو بکھیرنے اور دولت عشقِ رسُول سے مسلمانوں کے سینوں کو محروم کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

تبلیغی نصاب میں ان حضرات کی مداح سرائی کی گئی ہے۔ مگر ان کے ہمعصر مشائخ عظام اور علماء اسلام جنہوں نے حقیقتاً اسلام کی تبلیغ ان عقائد اور نظریات کی تشہیر ان بنیادوں پر کی جو خلفاء راشدین، صحابہ کرام، اہلِ بیت اطہار علیہم الرضوان نے قرآن و سنّت کے مطابق استوار کیں، اشارۃً بھی ان کا ذکر نہیں کیا۔

تحریکِ آزادی کے ہیرو علامہ امام فضل حق خیر آبادی، عشقِ مصطفٰے کو فروزاں کرنے والے امام شاہ احمد رضا خاں بریلوی، دُنیائے اسلام کی نامور شخصیت

صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مُراد آبادی، امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری، اعلیٰحضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی، زُبدۃ المحدثین سید دیدار علی وغیرہم علیہم الرحمۃ جیسی شخصیات کو کون نہیں جانتا۔ جن نفوسِ قدسیہ کی بدولت برصغیر میں اسلام کا نام روشن ہے، ان کا ذکر نہ کرنا یہ تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں تبلیغی جماعت سے اہلِ سُنت وجماعت کو کیوں اختلاف ہے کو دلائل اور براہین سے پیش کیا ہے۔ بلکہ ان کی کتاب تبلیغی نصاب کی ہر سطر کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ کتاب لکھی ہے۔ اور اُن عبارات کی نشاندھی کی ہے کہ تبلیغی نصاب میں جو کچھ لکھا ہے۔ عقائد اور نظریات صریحًا اس کے خلاف ہیں۔ بلکہ دیوبندی اکابر کی اصل کتب کے صفحات کی فوٹو بھی دے دی ہیں، تاکہ کسی قسم کا شک وشبہ نہ رہے۔

دوستو! جن لوگوں کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہو۔ اُن کو کبھی بھی اللہ اور اُس کے رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں رسائی نہیں ہوتی۔ ظاہرًا یہ صوفی مسکین متقی نظر آتے ہیں، مگر بباطن ....

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے۔ کہ دینِ حق پر استقامت عطا فرماتے اور اپنے مقرب بندوں کے عقائد اور نظریات پر قائم رکھے، آمین

فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ
خطیب جامع مسجد علامہ عبد الحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ شہر
فون نمبر:
۵۱۹۶۷
۸۹۹۶۱

تبلیغی جماعت کی تبلیغی نصاب کی کتاب

فضائل نماز صـ۲۱ پر مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری نے لکھا ہے کہ فرشتے اللہ کے مقبول اور معصوم بندے ہیں۔ ان کی دُعا کی برکات خود ظاہر ہیں۔

قارئین کرام:۔ مندرجہ بالا عبارت کو بار بار پڑھیے۔ کہ مولوی ذکریا سہارن پوری نے ملائکہ اور فرشتوں کو معصوم بندے لکھا ہے۔ حالانکہ ملائکہ نور ہیں۔ لیکن کسی تبلیغی دیوبندی نے آج تک کوئی رسالہ نہیں لکھا کہ ملائکہ بندے ہیں۔ نور نہیں کیونکہ مولوی ذکریا صاحب نے ملائکہ کو بندے لکھا ہے۔ مگر یہی دیوبندی اور تبلیغی مولوی محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ یعنی محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ پڑھ کر نبی اکرم نور مجسم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کا انکار کرتے ہیں۔ کہ دیکھو محمد اللہ کے بندے ہیں۔

اس سے بالکل عیاں ہے۔ کہ ان تبلیغی دیوبندی حضرات کو نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی عقیدت نہیں بلکہ ان سے بُغض ہے۔

وہ نبی پیارا تو عمر بھر کرے فیض جود ہی سر بسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار

ملائکہ کی دعا کی برکات

فضائل نماز کے دوسرے جملہ ان کی دعا کی برکات خود ظاہر ہیں۔

تبلیغی دیوبندی ملائکہ کرام کی دعا کی برکات کے قائل ہیں۔ یاد رہے کہ ملائکہ نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُمتی اور غلام ہیں۔ جبکہ دیوبندی تبلیغی حضرات کے مجدد اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں کہ

اللہ پاک بندوں سے دُنیا میں یا قبر میں یا آخرت میں جو معاملہ کرے گا اس کا حال کسی کو بھی معلوم نہیں نہ نبی کو، نہ ولی کو، نہ اپنا حال معلوم نہ دوسروں کا حال معلوم۔ [1]

(تقویۃ الایمان صـ۲۷)

قارئین کرام! تبلیغیوں سے اسی لئے علماء اہلسنت وجماعت کو اختلاف کہ ان کا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ ہے۔

اخلاص والوں کی وجہ سے فتنے دور

فضائل نماز تیسرا باب خشوع وخضوع کے بیان میں صـ۵۵ پر ہے۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ اخلاص والوں کے لئے خوشحالی ہو کہ وہ ہدائت کے چراغ ہیں۔ ان کی وجہ سے سخت سے سخت فتنے دور ہوجاتے ہیں۔

ضعیف لوگوں کی برکت سے مدد

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ضعیف لوگوں کی برکت سے اس اُمت کی مدد فرماتے ہیں۔ نیز ان کی دعا سے ان کی نماز سے ان کے اخلاص سے

قارئین کرام! مندرجہ بالا دونوں روایتوں سے عیاں ہے کہ نبی اکرم شفیع معظم خلیفۃ اللہ الاعظیم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث شریفہ سے بھی وسیلہ ثابت ہے۔ اور اولیاء اللہ کے وسیلہ اور برکات سے اُمت محمدیہ علےٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی مدد بھی ثابت ہوتی ہے۔ مگر تبلیغی اور دیوبندی حضرات کا عقیدہ صریحاً اس کے خلاف ہے۔ اور تبلیغ بھی اس کے خلاف کرتے ہیں۔

فضائل نماز تیسرا باب خشوع۔ خضوع کے بیان میں صـ۶۵ پر لکھا ہے کہ۔

حضرت ثابت بنانی حفاظ حدیث میں ہیں۔ اس قدر کثرت سے اللہ کے سامنے

[1] تقویۃ الایمان صـ۲۷ کا اصل فوٹو صـ۹ پر دیکھیں۔

۲۷

فصل تیسری

بکو س ام ؟ کوئی بزرگ غیب کی بات جانتے تھے اور شریعت کے ادب سے منہ سے نہ کہتے تھے سو وہ بڑا جھوٹا ہے۔ بلکہ غیب کی بات اللہ کے سوائے کوئی جانتا ہی نہیں۔

أَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا أَدْرِيْ وَاللّٰهِ لَا أَدْرِيْ وَأَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ **ترجمہ**

مشکوٰۃ کے باب البکاء والخوف میں لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ نقل کیا ام العلاء نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے اللہ کی کہ نہیں جانتا میں اور قسم ہے اللہ کی کہ نہیں جانتا میں حالانکہ میں رسول اللہ کا ہوں کہ کیا معاملہ ہوگا مجھ سے اور کیا تم سے

ف یعنی جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں سو اسکی حقیقت کسیکو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا اور اگر کچھ بات اللہ نے کسی اپنے مقبول بندے کو وحی سے یا الہام سے بتائی کہ فلانے کام کا انجام بخیر ہے سو وہ بات مجمل ہے اور اس سے زیادہ معلوم کرنا اور اس کی تفصیل دریافت کرنی ان کے اختیار سے باہر ہے۔

الفصل الثالث في ذكر رد الاشراك في التصرف

ترجمہ فصل تیسری اشراک فی التصرف کے برائی کے بیان میں **ف**

یعنی اس فصل میں ان آیتوں اور حدیثوں کا ذکر ہے کہ جس سے اشراک فی التصرف کی برائی ثابت ہوتی ہے کَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَأَنّٰى تُسْحَرُوْنَ۔ **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ مؤمنون میں کہہ کون ہے وہ شخص جس کے ہاتھ میں ہے قابو ہر چیز کا اور وہ حمایت کرتا ہے اور اس کے مقابل کوئی نہیں حمایت کرتا جو جانتے ہو وہ میں کہہ دیں گے کہ اللہ ہی ہے کہہ پھر کہاں سے خبط میں پڑ جاتے ہو **ف** یعنی جب ان سے پوچھئے کہ ایسی شان کس کی ہے کہ ہر چیز اسکے قابو میں ہے جو چاہے۔

تقویۃ الایمان صـ۲۷ کا اصل فوٹو

روتے تھے کہ حد نہیں۔ کسی نے عرض کیا۔ آنکھیں جاتی رہیں گی۔ فرمایا کہ ان آنکھوں سے اگر روئیں نہیں تو فائدہ ہی کیا ہے۔ اس کی دعا کیا کرتے تھے کہ یا اللہ اگر کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہو سکتی ہو۔ تو مجھے بھی ہو جائے۔ ابو سنان (علیہ الرحمۃ) کہتے ہیں۔ خدا کی قسم میں ان لوگوں میں تھا۔ جنہوں نے ثابت کو دفن کیا۔ دفن کرتے ہوئے لحد کی ایک اینٹ گر گئی تو میں نے دیکھا کہ وہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا دیکھو یہ کیا ہو رہا ہے۔ اس نے مجھے کہا چپ ہو جاؤ۔ جب دفن کر چکے تو ان کے گھر جا کر ان کی بیٹی سے دریافت کیا۔ کہ ثابت (علیہ الرحمۃ) کا عمل کیا تھا۔ اس نے کہا کیوں پوچھتے ہو۔ ہم نے قصہ بیان کیا اس نے کہا کہ پچاس برس شب بیداری کی اور صبح کو ہمیشہ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ کہ یا اللہ اگر تو کسی کو یہ دولت عطا کرے کہ وہ قبر میں نماز پڑھے تو مجھے بھی عطا فرما۔ (اقامۃ الحجۃ)

قارئین کرام! مندرجہ واقعہ کو بغور پڑھیں۔ اس سے مسلک حق اہل سنت وجماعت کے عقیدہ حیات النبی اور حیات الاولیاء کی حقانیت عیاں ہے۔

جبکہ دیوبندی تبلیغی حضرات کے ممدوح اور نام نہاد شہید اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھا ہے۔

میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں[1] (تقویۃ الایمان ص۶۱)

دیوبندی تبلیغی مولوی اپنی تقاریر میں اکثر کہتے پھرتے ہیں کہ اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں۔ تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ان پر مٹی کیوں ڈالی، زندہ پر مٹی ڈالنا ظلم ہے۔ مندرجہ بالا واقعہ کی روشنی میں معلوم ہوا کہ دیوبندی تبلیغی حضرات کا عقیدہ اور نظریہ باطل ہے۔ جب اولیاء اللہ کی حیات کا مشاہدہ کیا ہے۔ اور ان کا قبر میں نماز پڑھنا عیاں ہے۔ تو سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات اور زندگی کا انکار سراسر جہالت اور بد عقیدگی ہے۔ امام فخر الدین رازی اور امام آلوسی علیہما الرحیم نے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے۔

[1] تقویۃ الایمان ص۶۱ کا اصل فوٹو صفحہ ۱۱ پر دیکھیں۔

اور بیٹھنے پر راضی اور بعضے پر بیٹھے مگر آدمی کو کسی کی کچھ سند نہ کرنی چاہیے بلکہ آدمی کی وہی تعظیم کرے کہ اللہ نے بتلائی ہو اور شرع میں جائز ہو مثلاً قبروں پر مجاور بنا اور بنا سنسع [illegible] بنایا سو ہرگز نہ ہے اور کسی کی قبر پر کوئی شیرات دن بیچارہ بیٹھا ہو تو اسکی سند نہ کرے کہ آدمی کو جانور کی ریس کرنی نہ چاہیے اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَتَیْتُ الْحِیْرَةَ فَرَاَیْتُهُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ فَقُلْتُ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَقُّ اَنْ یُّسْجَدَ لَهٗ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ الْحِیْرَةَ فَرَاَیْتُهُمْ یَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ فَاَنْتَ اَحَقُّ اَنْ نَّسْجُدَ لَكَ فَقَالَ لِیْ اَرَاَیْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِیْ اَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں جسکا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو کہ سجدہ اپنے راجہ کو کرتے تھے سو کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق ہیں کہ سجدہ کیجئے ان کو پھر آیا میں پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا میں نے کہ گیا تھا میں حیرہ میں سو دیکھا میں نے ان کو کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے راجہ کو سو تم بہت لائق ہو کہ سجدہ کریں ہم تمکو تو فرمایا مجھکو بھلا خیال تو کر تو جو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اسکو کہا میں نے نہیں فرمایا تو مت کرو ف یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدہ کے لائق ہوں سجدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ کبھی نہ مرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے نہ کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو کیجئے نہ کسی تھان کو کیونکہ جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے اور جو مر گیا سو کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید میں گرفتار ہے مر کر کچھ خدا نہیں بن گیا بندہ ہی بندہ ہے اَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِیْ وَاَمَتِیْ كُلُّكُمْ عَبِیْدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ وَلَا یَقُلِ الْعَبْدُ لِسَیِّدِهٖ مَوْلَایَ فَاِنَّ مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب [illegible] میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کوئی تم میں یوں نہ کہے کہ میرا بندہ اور میری بندی تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری عورتیں

۶۱

تقویۃ الایمان ص۶۱ کا اصل فوٹو

إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ إِلٰى دَارٍ

اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔

(تفسیر کبیر ص ۹۸/ج ۲، تفسیر روح المعانی ص ـــ)

اعلیٰحضرت، عظیم البرکت، امام اہل سنت، مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرّہ القوی نے اسی لئے فرمایا ہے۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

اہلسنت و جماعت کو تبلیغی جماعت سے اس لئے اختلاف ہے کہ حقیقت دیکھ کر بھی حقائق کو جھٹلاتے ہیں۔

فضائل ذکر صفحہ ۲۲ پر مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری رقمطراز ہیں کہ:۔

صوفیہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد ہمیشہ کی زندگی ہے۔ کہ اللہ کا ذکر کثرت سے اخلاص کے ساتھ کرنے والے مرتے ہی نہیں بلکہ وہ اس دنیا سے منتقل ہوجانے کے بعد بھی زندوں ہی کے حکم میں رہتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن پاک میں شہید کے متعلق وارد ہوا ہے۔

بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

اسی طرح ان کے لئے ایک خاص قسم کی زندگی ہے۔

ناظرین کرام! مندرجہ بالا عبارت سے بھی اولیاء اللہ کی حیات اور زندگی کا ثبوت واضح ہے۔ مگر تبلیغی دیوبندی حضرات سے گفتگو کی جائے تو وہ اولیاء اللہ کو مُردہ کہتے ہیں۔ ظاہر کچھ باطن کچھ

فضائل ذکر ص ۲۲ پر مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری لکھتے ہیں کہ:۔

ایک حدیث میں آیا ہے۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قبروں پر گذر ہوا۔ ارشاد فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے ایک کو چغل خوری کے جرم میں دوسرے

کو پیشاب کی احتیاط نہ کرنے میں۔

قارئین کرام:۔ مندرجہ بالا حدیث شریف سے واضح ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر کے اندر کے حالات کو جانتے ہیں۔ اور یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ قبر والوں کو عذاب کس وجہ سے ہو رہا ہے۔ ان دونوں چیزوں کا تعلق علم غیب سے ہے۔ مگر دیوبندی تبلیغی حضرات کے نزدیک نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کہ وہ غیب جانتے ہیں۔ عقیدہ رکھنا شرک ہے۔ حدیث سے نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا علم غیب ثابت ہو رہا ہے مگر یہ تبلیغی اس کو شرک قرار دیتے ہیں۔

اہلسنت وجماعت کو تبلیغی جماعت سے اس لئے اختلاف ہے کہ ان کی دعوت میں اخلاص نہیں۔ بلکہ دعوت کی شکل میں نجدیت اور وہابیت کو فروغ دے رہے ہیں۔

فضائل ذکر صفحہ ۲۲ پر مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

یہ گھر جن میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔ ایسے روشن اور منور ہوتے ہیں کہ اپنے نور کی وجہ سے ستاروں کی طرح چمکتے ہیں۔ اور جن کو اللہ جل شانہٗ نور کے دیکھنے کی آنکھیں عطاء فرماتے ہیں۔ وہ یہاں بھی ان کی چمک دیکھ لیتے ہیں۔ بہت سے اللہ کے بندے ایسے ہی ہیں۔ جو بزرگوں کا نور ان کے گھروں کا نور اپنی آنکھوں سے چمکتا ہوا دیکھتے ہیں۔ چنانچہ حضرت فضل بن عباس (علیہ الرحمتہ) جو مشہور بزرگ ہیں۔ فرماتے ہیں کہ جن گھروں میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔ وہ آسمان والوں کے نزدیک ایسا چمکتے ہیں جیسا کہ چراغ۔ شیخ عبدالعزیز دباغ (علیہ الرحمتہ) ابھی قریب ہی زمانہ میں ایک بزرگ گذرے ہیں۔ جو بالکل اُمّی تھے۔ مگر قرآن شریف کی آیت حدیث قدسی حدیث نبوی اور موضوع حدیث کو علیحٰدہ علیحٰدہ بتا دیتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ متکلم کی زبان سے جب لفظ نکلتے ہیں۔ تو ان الفاظ کے نور سے معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ کس کا کلام ہے۔ کہ اللہ پاک کے کلام کا نور علیحدہ ہے۔ اور حضور صلی اللہ وسلم کا نور

دوسرا ہے۔ اور دوسرے کلاموں میں دونوں نور نہیں ہوتے۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا مضمون سے واضح ہے کہ کئی ایسی چیزیں ہیں۔ جو عوام کو نظر نہیں آتیں۔ مگر خواص کو نظر آتی ہیں۔ ذکر کا نور عامیوں کو نظر نہیں آتا مگر خواص کو نظر آتا ہے۔ اس طرح سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت، اور ان کی جلوہ گری عامیوں کو نظر نہیں آتی مگر خواص کو نظر آتی ہے اسی لئے اہل سنت وجماعت کا نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت اور ان کے حاضر وناظر ہونے پر ایمان ہے۔ مگر تبلیغی حضرات اس سے انکار کرتے ہیں۔ جس سے اظہر من الشمس ہے یہ کہتے کچھ ہیں۔ اور عقیدہ کچھ رکھتے ہیں۔

فضائل ذکر ص۳۵ پر تبلیغی حضرات کے مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری اپنے عقیدے کے مولوی خلیل احمد انبھٹوی کی نورانیت کی تشہیر کرنے کے مقصد سے ہی لکھتے ہیں۔ کہ

تذکرۃ الخلیل یعنی سوانح حضرت اقدس مولانا خلیل احمد صاحب ---- میں بزدانٹ مولانا ظفر احمد صاحب نے لکھا ہے۔ کہ حضرت کے پانچویں حج میں جس وقت حضرت، مسجد الحرام میں طواف قدوم کے لئے تشریف لائے۔ تو احقر مولانا محب الدین صاحب (جو اعلحضرت مولانا الحاج امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کے خاص خلفاء میں سے تھے۔ اور صاحب کشف کرامت تھے) کے پاس بیٹھے تھے۔ مولانا مولانا اس وقت درود شریف کی کتاب کھولے ہوئے اپنا ورد پڑھ رہے تھے۔ کہ دفعتہً میری طرف مخاطب ہوکر فرمانے لگے۔ اس وقت حرم میں کون آگیا کہ دفعتہً سارا حرم انوار سے بھر گیا۔ میں خاموش رہا۔ کہ اتنے میں حضرت طواف سے فارغ ہوکر مولانا کے پاس کو گذرے۔ مولانا کھڑے ہوگئے۔ اور ہنسکر فرمایا کہ میں بھی تو کہوں آج حرم میں کون آگیا۔

قارئین کرام: مندرجہ بالا واقعہ سے اور دیوبندی کتب کے مطالعے سے بالکل

عیاں ہے کہ ان لوگوں کے نزدیک سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر اپنے مولویوں کا مقام ہے مولوی خلیل احمد انبھٹوی کے آنے سے حرم انوار سے بھر جائے مگر سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق وہی مولوی خلیل احمد انبھٹوی کا نظریہ ہے۔

حرم انوار سے تب ہی بھرا جب مولوی خلیل احمد صاحب انبھٹوی کو نور تسلیم کیا۔ حرم شریف میں بڑے سے بڑا بھی آئے تو کہتے ہیں کہ حاضر ہوا۔ یا حاضری ہوئی، مگر ان دیوبندی اور تبلیغی حضرات کی بیباکی کا اندازہ کیجئے لکھتے ہیں کہ حضرت مسجد الحرام میں طواف قدوم کے لئے تشریف لائے۔ انصاف سے کہیئے کہ ایسے حضرات میں بھی کبھی روحانیت اور اخلاص ہوسکتا ہے۔ صرف اور صرف ریاء عیاری اور مکاری کے سوا کچھ نہیں۔ تبلیغی حضرات کا مقصد صرف اور صرف اپنے دیوبندی علماء کی تشہیر کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ تبلیغی نصاب میں جگہ جگہ ان کا ذکر کرکے اور ان کے اس قسم کے خود ساختہ واقعات پیش درج کرنے سادہ لوح مسلمانوں میں ان کی عقیدت پیدا کرنے کا ایک ڈھونگ ہے۔ اہلسنت وجماعت کو تبلیغی جماعت سے اسی لئے اختلاف ہے

فضائل ذکر صفحہ ۳۵ پر مولوی ذکریا صاحب سہارنپوری حدیث ۱۴ لکھی ہے کہ:۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قَالَ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب جنت کے باغوں پر گذرو تو خوب چرو۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا ہیں۔ ارشاد فرمایا ذکر کے حلقے،

قارئین کرام! اس حدیث شریف سے نبی پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی عنایات اور جود وسخا عیاں ہیں۔ کہ زمین پر ہی اپنے چاہنے والوں کے لئے جنت کے باغ عطا فرما دیئے۔ عام دیوبندی تبلیغی مولوی

پاکپتن شریف، بہشتی دروازہ کا استہزاء اڑاتے ہیں کہ یہاں زمین پر بہشتی دروازہ کہاں سے آگیا۔ اس حدیث شریف پر غور فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ آپ بہشتی دروازہ سے سٹ پٹا رہے ہیں۔ ہمارے رسول کریم علیہ افضل الصلواۃ وسلم نے تو ہمیں جنت کے باغ عطاء فرما دیئے ہیں۔

ایک دوسری حدیث شریف کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ جو کہ قریباً ہر آدمی کے ذہن اور دماغ میں ہوگی۔ سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا

عِنْدَ رِجْلِهَا۔
جنت ماں کے قدموں میں ہے۔

معلوم ہوا کہ یہ تبلیغی احادیث نبوی کا استہزاء بھی اڑاتے ہیں۔ اسی لئے اہل سنت وجماعت کو ان سے اختلاف ہے۔

فضائل ذکر ص۲۳ پر مولوی ذکریا صاحب، سہارن پوری لکھتے ہیں کہ۔
صاحب الفوائد فی الصلات والعوائد نے لکھا ہے کہ آدمی ذکر پر مداومت سے تمام آفتوں سے محفوظ رہتا ہے۔

مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری فضائل ذکر ص۲۹ پر لکھتے ہیں کہ:۔
بعض لوگ پکار کر ذکر کرنے کو بدعت اور ناجائز بتاتے ہیں۔ یہ خیال حدیث پر نظر کی کمی سے پیدا ہو گیا ہے۔ مولانا عبدالحی صاحب نے ایک رسالہ سباحۃ الفکر اسی مسئلہ میں تصنیف فرمایا ہے۔ جس میں تقریباً پچاس حدیثیں ایسی ذکر فرمائی ہیں۔ جن سے جہر (پکار کر) ثابت ہوتا ہے۔

قارئین کرام، مولوی ذکریا صاحب، کے فتوے کے مطابق ذکر جہر پر فتوے لگانے والوں کی حدیث پر کم نظر ہے۔ اہلسنّت کی مساجد اور خانقاہوں میں ذکر جہر ہوتا ہے۔

اور ذکر پر مداومت سے آفات وبلیات سے محفوظ رہتا ہے مگر تبلیغی حضرات کب اور کس وقت اور کس جگہ ذکر جہر کی محافل منعقد کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ تبلیغی بابرکت اور نورانی محافل سے محروم ہیں۔

فضائل ذکر ص۲۹ پر، مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری رقمطراز ہیں کہ۔
ایک حدیث میں آیا ہے کہ بعض آدمی ذکر کی کنجیاں ہیں۔ کہ جب اُن کی صورت دیکھی جائے تو اللہ کا ذکر کیا جائے۔ یعنی اُن کی صورت دیکھ کر ہی اللہ کا ذکر یاد آئے۔ ایک اور حدیث میں وارد ہے۔ کہ اللہ کے ولی ہیں۔ وہ لوگ جن کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ یاد آتے ہوں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ تم میں بہترین وہ لوگ ہیں۔ جن کو دیکھ کر اللہ کی یاد تازہ ہو۔

قارئین کرام! تبلیغی حضرات کے چہروں کو دیکھئے اور علماء اہلسنت وجماعت کے چہروں کو دیکھ کر یہ حقیقت آشکارا ہو جائے گی کہ کن چہروں پر نورانیت ہے۔ اور کن کے چہروں کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔ تبلیغی دیو بندی حضرات کے شیخ القرآن مولوی غلام خاں صاحب، آف راولپنڈی جو ہر سال رمضان المبارک میں دورہ قرآن پاک بھی پڑھاتے تھے ۱۹۸۰ء میں جب دُوبئی میں مر گئے اور ان کی نعش پاکستان آئی۔ تو کسی نے اُن کے چہرہ کو نہیں دیکھا۔ اور نہ ہی دکھایا گیا۔ بلکہ اخبارات میں بھی شائع ہو گیا۔ جبکہ آپ کو معلوم ہے بیرون ملک میں جن کی فوتیدگی ہوتی ہے۔ ان کا بکس کے اوپر شیشہ لگا ہوتا ہے۔ تاکہ منہ دیکھا جا سکے۔ اب خود ہی اندازہ لگائیں کہ دیوبندی تبلیغی حضرات کا شیخ القرآن ہو۔ ہر سال وہ رمضان المبارک میں دورہ قرآن پاک پڑھانے والا ہو۔ مگر منہ نہیں دکھایا گیا۔ کیونکہ دیکھنے کے قابل ہی نہیں۔ اسی لئے سلطان الواعظین علامہ ابوالنور محمد بشیر صاحب دامت برکاتہم نے خوب فرمایا۔

یہ بے حیثیت کسی بے ادب کی رحم پانے کے قابل نہیں ہے
ان کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

ادھر اہلسنّت کے شیخ القرآن علامہ ابوالحقائق محمد عبدالغفور ہزاروی علیہ الرحمۃ نے ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے انتقال فرمایا۔ مگر جسم تروتازہ چہرہ نورانی تھا۔ ان کا بھی شیخ القرآن تھا۔ اور یہ بھی شیخ القرآن تھے۔

☜ مناظر اعظم حضرت علامہ محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ نے مولوی غلام خاں صاحب

کی زندگی میں ہی اپنی تقریر دلپذیر میں واضح الفاظ میں ہزاروں کے اجتماع میں فرمایا تھا کہ لوگو! جب مولوی غلام خان مرے گا تو اُس کا حشر دیکھنا۔ اور فقیر (علامہ محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ) دنیا سے جائے گا۔ ادھر بھی دیکھنا۔ مولوی غلام خاں صاحب کا حال تو سب نے دیکھا۔ اخبارات میں شائع ہوا۔ علامہ محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ کا چہرہ مبارک نورانی تھا۔ جب جنازہ اُٹھا تو آسمان سے ہلکی ہلکی بوندا باندی رحمت کی صورت میں نازل ہو رہی تھی۔

تبلیغی حضرات کے لیڈر مفتی محمود صاحب کو بھی آپ نے دیکھا اور اہلسنت وجماعت کے قائد علامہ شاہ احمد نورانی کو بھی آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہ آغا شورش کاشمیری جیسے تبلیغی دیوبندی کو بھی لکھنا پڑا۔ نام نورانی شکل نورانی اور داڑھی بھی نورانی ہے۔ تبلیغی دیوبندی حضرات کے مولوی عبد اللہ درخواستی صاحب کو دیکھئے۔ اور مجاہد ملت علامہ عبد الستار خاں صاحب نیازی کو بھی دیکھئے۔ کن کے چہرہ پر نورانیت ہے الغرض آج بھی دنیا میں دونوں طبقوں کے حضرات کے چہروں کو دیکھ کر انصاف سے کہئے کہ کن حضرات کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین وہ اہل سنت و جماعت کے ہی حضرات ہوں گے

معلوم ہوا کہ مولوی ذکریا صاحب سہارنپوری نے جو احادیث شریف درج فرمائی ہیں۔ ان کے مصداق اہل سنت و جماعت ہی ہیں۔ یہ تبلیغی حضرات گروہ در گروہ جماعت در جماعت چلے کاٹتے پھرتے ہیں۔ قصبہ قصبہ شہر شہر بلکہ ملک ملک گھومتے پھرتے ہیں۔ اور کہتے پھرتے ہیں۔ کہ اللہ کے لئے نکلے ہیں۔ لیکن نورانیت اور روحانیت ان کو اللہ تعالےٰ نے عطا نہیں فرمائی۔ وجہ صرف یہ ہے کہ اخلاص ان میں نہیں، ظاہری شکل میں اخلاص ہے۔ مگر حقیقت میں نہ حدیث کی اشاعت اور نہ تبلیغ مقصد ہے اسی لئے اہلسنت وجماعت کو اس تبلیغی جماعت سے اختلاف ہے۔

مولوی ذکریا صاحب سہارنپوری نے فضائل ذکر صفحہ ۴۳ تحریر

فرمایا ہے کہ حضرت جنید (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ خواب میں شیطان کو بالکل ننگا دیکھا۔ انہوں نے فرمایا تجھے شرم نہیں آتی کہ آدمیوں کے سامنے ننگا ہوتا ہے۔ وہ کہنے لگا۔ کہ یہ کوئی آدمی ہیں۔ آدمی وہ ہیں جو شونیزیہ کی مسجد میں بیٹھے ہیں۔ جنہوں نے میرے بدن کو دبلا کر دیا اور میرے جگر کے کباب کر دیئے۔ حضرت جنید (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں کہ میں شونیزیہ کی مسجد میں گیا۔

کہ چند حضرات گھٹنوں پر سر رکھے ہوئے مراقبہ میں مشغول ہیں۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کہنے لگے کہ خبیث کی باتوں سے کہیں دھوکہ میں نہ پڑ جانا۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا واقعہ پر غور وخوض فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ خواب حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو آیا ہے۔ انہوں نے اس خواب کا تذکرہ بھی کسی سے نہیں کیا۔ بیدار ہوتے ہی شونیزیہ کی مسجد میں آ گئے۔ ان ذاکرین سے کسی قسم کی حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ سے گفتگو نہیں کی حضرت جنید کو دیکھ کر انہوں نے فرمایا کہ خبیث کی باتوں سے دھوکہ نہ کھانا۔ یہ اس حقیقت کی دلیل ہے کہ اولیاء اللہ دل کی باتوں اور خوابوں کو بھی جانتے ہیں۔ یہ غیب کا علم نہیں تو اور کیا ہے۔ اولیاء اللہ کو وحی بھی نہیں آتی۔ اب تبلیغی حضرات سے پوچھئے۔ کہ اولیاء اللہ دل کی باتوں کو جانتے ہیں اور لوگوں کے حالات سے واقف ہوتے ہیں۔ تو کہیں گے توبہ توبہ یہ تو شرک ہے۔ اور باطل عقیدہ ہے۔ لیکن کتاب میں جو لکھا ہے اس سے جو عیاں ہے۔ اس کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ کتاب سے اولیاء اللہ کا علم غیب ثابت ہوتا ہے۔ اور تبلیغ ان کی اس کے صریحاً خلاف ہے۔ اس لئے اہل سنت وجماعت کو ان سے اختلاف ہے۔

فضائل ذکر ص۵۲ پر مولوی ذکریا صاحب سہارنپوری اپنے امام ابن قیم کے ذکر کے فضائل درج کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ۔

ذکر اللہ کا قرب پیدا کرتا ہے۔ اور جتنا ذکر میں اضافہ ہوتا ہے اتنا ہی

قرب میں اضافہ ہوتا ہے اور جتنی ذکر سے غفلت ہوتی ہے اتنی ہی اللہ سے دوری ہوتی ہے۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا ذکر کے فضائل کو پڑھیے اور تبلیغی جماعت کی محافل کو بھی دیکھئے، ذکر سے خالی، مگر اہل سنت وجماعت کی مساجد اور محافل کو دیکھئے ہر نماز کے بعد ذکر، ختم گیارھویں شریف، ختم خواجگان محافل میلاد شریف سب میں ذکر ہوتا ہے۔ کوئی بھی ذکر سے خالی نہیں ہے، ہر نماز کے بعد ذکر، مگر تبلیغی حضرات کی محافل اس سے خالی، تجربہ اور مشاہدہ فرمائیں۔

لہٰذا ابن قیم کی مندرجہ بالا عبارات کی روشنی سے ثابت ہوا کہ اہلسنت وجماعت کی محافل میں شرکت کرنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور تبلیغی حضرات کی محافل سے اللہ کی دوری حاصل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تبلیغی حضرات سے کوئی ولی اللہ نہیں۔ جتنے بھی اولیاء اللہ ہیں۔ سب کے سب اہلسنت وجماعت میں سے ہیں۔

بے عذاب و عتاب حساب و کتاب
تا ابد اہلسنت پہ لاکھوں سلام

فضائل ذکر ص ۹۲ پر مولوی ذکریا صاحب سہارنپوری لکھتے ہیں کہ:۔

شیخ ابو یزید قرطبی (علیہ الرحمۃ) فرماتے ہیں۔ میں نے یہ سنا کہ جو شخص ستر ہزار مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھے اس کو دوزخ کی آگ سے نجات ملے۔ میں نے یہ خبر سن کر ایک نصاب یعنی ستر ہزار کی تعداد اپنی بیوی کے لئے بھی پڑھا۔ اور کئی نصاب خود اپنے لئے پڑھ کر ذخیرہ آخرت بنایا۔ ہمارے پاس ایک نوجوان رہتا تھا۔ جس کے متعلق یہ مشہور تھا۔ کہ یہ صاحب کشف ہے۔ جنت دوزخ کا بھی اس کو کشف ہوتا ہے۔ مجھے اس کی موت میں کچھ تردد تھا۔ ایک مرتبہ وہ نوجوان ہمارے ساتھ کھانے میں شریک تھا۔ کہ دفعتہً اس نے ایک چیخ ماری اور سانس پھولنے لگا۔ اور کہا کہ میری ماں دوزخ میں جل رہی ہے،

اس کی حالت مجھے نظر آئی۔ قرطبی کہتے ہیں۔ کہ میں اس کی گھبراہٹ دیکھ رہا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ ایک نصاب اس کی ماں کو بخشوں۔ جس سے اس کی سچائی کا بھی مجھے تجربہ ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے ایک نصاب ستر ہزار کا ان نصابوں میں سے جو اپنے لئے پڑھے تھے۔ اس کی ماں کو بخش دیا۔ میں نے اپنے دل میں چپکے ہی سے بخشا تھا۔ اور میرے اس پڑھنے کی خبر بھی اللہ کے سوا کسی کو نہ تھی مگر وہ نوجوان فوراً کہنے لگا کہ چچا میری ماں دوزخ کے عذاب سے ہٹا دی گئی۔ قرطبی کہتے ہیں کہ مجھے اس قصہ سے دو فائدے ہوئے۔ ایک تو اس برکت کا جو ستر ہزار کی مقدار پر میں نے سنی تھی۔ اُس کا تجربہ ہوا دوسرے اس نوجوان کی سچائی کا یقین ہو گیا۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا واقعہ کو پڑھنے سے معلوم ہوا کہ کلمہ طیبہ اور قرآن مجید کے ایصال ثواب سے مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ لیکن آپ مشاہدہ فرمائیں کہ تبلیغی جماعت کے کسی فرد کے گھر میں ایصال ثواب کی محفل قائم نہیں ہوتی۔ بلکہ ایسی محافل اہلسنت وجماعت کے گھروں میں منعقد ہوتی ہیں، مسلمان مردوں کو بھی اہلسنت وجماعت سے ہی فائدہ ہے۔ اس لئے تبلیغی حضرات کو دعوت فکر ہے۔ کہ اہل سنت وجماعت مسلک میں ہی دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

تبلیغی حضرات ایسی محافل کو بدعت حرام اور کبھی علماء کرام کے کھانے پینے کے ڈھنگ قرار دے کر طرح طرح کی باتیں بنا کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اہلسنت وجماعت کو تبلیغی حضرات سے اس لئے اختلاف ہے کہ کتابوں میں پڑھ کر بھی وہ ایسی محافل منعقد کرنے سے محروم ہیں۔

فضائل ذکر ص ۸۲ پر مولوی ذکریا صاحب سہارنپوری لکھتے ہیں کہ
جہاں دینداروں کا گنہگاروں کو قطعی جہنمی سمجھ لینا مہلک ہے وہاں جہلا

کا ہر شخص کو مقتداء اور بڑا بنا لینا خواہ کتنے ہی کفریات بکے سم قاتل ہے۔
اور نہایت مہلک ہے۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا سارا وعظ جو مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری نے اس عبارت میں فرمایا ہے۔ وہ تبلیغی جماعت پر ہی صادق آتا ہے ان کے جتنے بھی امیر ہیں۔ ان کا مبلغ علم کیا ہے۔ کس مدرسہ سے فارغ التحصیل ہیں۔ دینی اور شرعی مسائل پر کہاں تک عبور ہے۔ لیکن تبلیغی ان کو امیر مقرر کرتے ہیں۔ مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری کے ان الفاظ کو بار بار پڑھیے۔ خواہ کتنے ہی کفریات بکے سم قاتل ہے۔

اب آپ کے سامنے کفریات کی ایک فہرست پیش کی جاتی ہے۔ جو تبلیغی حضرات کے ممدوح علماء جن کو قطب الاقطاب، شیخ الشیوخ، قاسم العلوم، شیخ الہند، حکیم الامت تحریر کیا ہے۔ وہ فہرست ملاحظہ فرمائیں۔

تبلیغی حضرات کے قطب الاقطاب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی لکھتے ہیں
لفظ رحمت العالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔ [1]
(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۲۲ مطبوعہ کراچی)

تبلیغی حضرات کے قاسم العلوم قاسم نانوتوی لکھتے ہیں کہ
انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں۔ تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔ باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔ [2]
(تحذیر الناس ص ۵ مطبوعہ دیوبند)

تبلیغی حضرات کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ۔
آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے۔ یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں۔ تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے۔

[1] فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۰۱ کا اصل فوٹو ص ۳۱ پر دیکھیں [2] تحذیر الناس ص ۵ کی فوٹو صفحہ ۲۵ پر دیکھیں

رحمۃ للعالمین

سوال: لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں۔

جواب: لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب میں اعلیٰ ہیں لہٰذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے فقط۔

شفاعت کبریٰ

سوال: شفاعت کبریٰ کا وعدہ آپ سے اللہ تعالیٰ نے کیا لیکن باقی اذن من جانب اللہ ہوتا ہے یا نہیں یا بدون اجازت و حکم خداوند ذوالجلال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شفاعت کریں گے۔

جواب: کوئی شفاعت بغیر اذن کے نہیں ہو سکتی من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ ترجمہ کون ہے ایسا جو شفاعت کر سکے اس کے پاس بدون اذن کے پس اس ذات ذوالمجد والکبریا کی بارگاہ میں کسی کو جرأت زبان ہلانے کی بدون اجازت کے نہیں ہوئے گی فقط۔

حضور کے والدین کا اسلام

سوال: ہمارے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین مسلمان تھے یا نہیں۔

جواب: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کے ایمان میں اختلاف ہے حضرت امام صاحب کا مذہب یہ ہے کہ ان کا انتقال حالت کفر میں ہوا ہے فقط۔

مزارات اولیاء سے فیض

سوال: مزارات اولیاء رحمہم اللہ سے فیض حاصل ہوتا ہے یا نہیں اگر ہوتا ہے تو کس صورت سے

جواب: مزارات اولیاء سے کاملین کو فیض ہوتا ہے مگر عوام کو اس کی اجازت دینی ہرگز جائز نہیں ہے اور تحصیل فیض کا طریقہ کوئی خاص نہیں ہے جب جانے والا اہل ہوتا ہے تو اس طرف سے حسب استعداد فیضان ہوتا ہے مگر عوام میں ان امور کا بیان کرنا گویا شرک کا دروازہ کھولنا ہے فقط۔

اولیاء کی کرامات

سوال: مولانا روم فرماتے ہیں ؎

ہست قدرت اولیاء را از الٰہ ... تیر جستہ باز گردانند ز راہ [1]

[1] اولیاء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قدرت حاصل ہے کہ نکلے ہوئے تیر کو راستے سے پھیر دیتے ہیں۔

مگر اس کے ساتھ یہ بھی اہل فہم جانتے ہیں کہ نبوت کمالات علمی میں سے نہیں الغرض کمالات ذوی العقول کل دو کمالوں میں منحصر ہیں ایک کمال علمی دوسرا کمال عملی اور جز ان دو کے کوئی کمال نہیں دو بالتقسیم ہے چنانچہ کلام اللہ میں چار فرقوں کی تعریف کرتے ہیں نبیین اور صدیقین اور شہدا اور صالحین جن میں سے انبیا اور صدیقین کا کمال تو کمال علمی ہے اور شہدا اور صالحین کا کمال عملی انبیا کو تو منبع العلوم اور فاعل اور صدیقین کو مجمع العلوم اور قابل سمجھئے اور شہدا کو منبع العمل اور فاعل اور صالحین کو مجمع العمل اور قابل خیال فرمائیے دلیل اس دعوے کی یہ ہے کہ انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں اور اگر قوت عملی اور ہمت میں انبیاء امتیوں سے زیادہ بھی ہوں تو یہ معنے ہوئے کہ مقام شہادت اور وصف شہادت بھی انکو حاصل ہے مگر کوئی ملقب ہوتا ہے تو اپنے اوصاف غالبہ کے ساتھ ملقب ہوتا ہے مرزا جان جاناں صاحب اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبد العزیز صاحب رح چاروں صاحب جامع بین الفقر والعلم تھے پر مرزا صاحب اور شاہ غلام علی صاحب تو فقیری میں مشہور ہوئے اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبد العزیز صاحب علم میں وجہ اس کی یہی ہوئی کہ ان کے علم پر تو ان کی فقیری غالب تھی اور ان کی فقیری پر ان کا علم اگرچہ ان کا علم سے انکا علم یا ان کی فقیری سے ان کی فقیری کم نہ ہو سو انبیاء میں علم عمل سے غالب ہوتا ہے اگرچہ انکا عمل اور ہمت اور قوت اوروں کے عمل اور ہمت اور قوت سے غالب ہو بہر حال علم میں انبیاء اوروں سے ممتاز ہوتے ہیں اور مصداق نبوت وہ کمال علمی ہی ہے جیسا کہ مصداق صدیقیت بھی وہ کمال علمی ہے چنانچہ بنا اور مشتق بھی ماخذ اوصاف مذکورہ اسباب پر شاہد ہے بنا خود خبر کو کہتے ہیں جو اقسام علوم یا معلوم میں سے ہے اور صدق اوصاف علم میں سے پر نبوت اور صدیقیت میں وہی فرق فاعلیت اور قابلیت ہے جو آفتاب و آئینہ میں بوقت تقابل معلوم ہوتا ہے چنانچہ وہ حدیث مرفوع قولی مسا یہ مطلب ہے کہ جو میرے سینہ میں خدا نے ڈالا تھا میں نے ابوبکر کے سینہ میں ڈالدیا اسپر شاہد ہے مگر جیسے نبی کو نبی اس لیے کہتے ہیں کہ خبر دار یا خبر دار کرنیوالا ہوتا ہے

تحذیر الناس صہ کا اصل فوٹو

ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔[1] (حفظ الایمان صہ ۸)

تبلیغی حضرات کے مولوی خلیل احمد انبیٹھوی لکھتے ہیں کہ:-

ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا، آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی۔ آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔[2]

(براہین قاطعہ صہ ۲۶ مطبوعہ دیوبند)

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی صاحب دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ

غور کرنا چاہیے، شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔ [3]

(براہین قاطعہ صہ ۵۱ مطبوعہ دیوبند)

ناظرین کرام۔ یہ چند عقائد اور نظریات کی فہرست ان حضرات کی کتب سے پیش کی ہے۔ جن کو مولوی ذکریا صاحب سہارنپوری نے اپنے تبلیغی نصاب میں اپنا بزرگ اور عالم تحریر فرمایا ہے۔

اب تبلیغی حضرات مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری کے الفاظ کو بار بار سم قاتل ہے۔ اور نہایت مہلک ہے۔ کو بار بار پڑھیں۔ اور حق و صداقت کی صدا بلند کرتے ہوئے ان حضرات سے لاتعلقی اور ایسے عقائد و نظریات رکھنے والوں کے متعلق اپنی رائے قائم کرنا اہم فریضہ ہے۔

---

[1] حفظ الایمان صہ ۸ کی فوٹو صہ ۲۶ پر
[2] براہین قاطعہ صہ ۲۶ کی فوٹو صہ ۲۷

فضائل ذکر صـ۹۲ پر مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری رقمطراز ہیں
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ جو شخص کسی بدعتی کی تعظیم کرتا
ہے وہ اسلام کے منہدم کرنے پر اعانت کرتا ہے۔ بہت سی احادیث میں آیا
ہے کہ آخر زمانہ میں دجال مکار۔ کذاب پیدا ہوں گے۔ جو ایسی احادیث تم
کو سنا دیں گے۔ جو تم نے نہ سنی ہوں گی۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو گمراہ کریں اور فتنہ میں
ڈال دیں۔

قارئین کرام۔ تبلیغی دیوبندی حضرات کے نزدیک جو بدعت نہیں۔ اس کو
بھی وہ بدعت قرار دیتے ہیں۔ اور جو واقعی بدعت ہیں۔ اور ان میں وہ خود بھی
مبتلا ہیں۔ مثلاً ڈاڑھی منڈانا۔ بیاہ شادی کی رسوم وغیرہ۔ اب ذرا غور فرمائیں
گھر میں یہ بدعات جو ان پر ہوں اور حضرت صاحب بستر اٹھا کر قریہ قریہ پھر رہے
ہیں کہ اسلام کے لئے نکلے ہیں۔ پہلے گھر میں تو بدعات ختم کراؤ۔ جو بدعات نہیں
کو بدعات کہہ کر اپنا نامۂ اعمال سیاہ کر رہے ہیں۔

مندرجہ بالا مضمون کے آخری جملوں کے مصداق بن رہے ہیں۔ مثلاً نبی پاک
صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد شریف پر خوشی کرنا۔ محافل ذکر اور ایصال
ثواب منعقد کرنا اور نبی اکرم، شفیع معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اختیارات، تصرفات کا انکار کرنا بلکہ کفر و شرک کے فتوے لگانا وغیرہم سے گمراہ کر
رہے ہیں۔ اور ملک میں قریہ قریہ مساجد میں اور محلوں میں فتنہ ڈال رہے ہیں۔

الغرض مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری کے مندرجہ بالا مضمون کے
مصداق تبلیغی حضرات ہی ہیں۔

فضائل ذکر صـ۹۲-۹۳ پر مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری تحریر فرماتے
ہیں کہ:۔

جس قدر اخلاص ہوگا۔ اتنا ہی وزنی یہ پاک نام ہو سکتا ہے اسی اخلاص کو
پیدا کرنے کے واسطے مشائخ صوفیہ کی جوتیاں سیدھی کرنا پڑتی ہیں۔

قارئین کرام:۔ تبلیغی حضرات سے پوچھیں کہ آپ کن مشائخ کی جوتیاں سیدھی
کرتے ہیں۔

دنیا بھر کے شہروں کا چکر لگاتے پھرتے ہیں۔ لیکن کبھی مشائخ کی بارگاہ
میں حاضری نہیں دیتے۔ کسی آستانہ پر حاضری نہیں دیتے، اسی لئے ان میں خلوص
نہیں۔

مولوی ذکریا صاحب نے لکھا ہے کہ مشائخ صوفیہ کی جوتیاں سیدھی
کرنے سے خلوص پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے تبلیغی حضرات میں اخلاص نہیں بلکہ
ریاء ہے۔ اہلسنت وجماعت تبلیغی حضرات سے اختلاف رکھنے کی وجوہات
میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے۔

مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری، حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا
کی ایک وصیت جو انہوں نے اپنی ایک خادمہ کو فرمائی۔ اس کا تذکرہ فضائل ذکر
صـ۹۳ پر ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ:۔

جب انتقال کا وقت قریب ہوا تو ایک خادمہ کو وصیت فرمائی کہ یہ
اونی گدڑی جس کو وہ تہجد کے وقت پہنا کرتی تھیں۔ اس میں مجھے کفن دے دینا
اور کسی کو میرے مرنے کی خبر نہ کرنا۔ چنانچہ حسب وصیت تجہیز و تکفین کر دی گئی۔
بعد میں اس خادمہ نے خواب میں دیکھا۔ کہ وہ نہایت عمدہ لباس پہنے ہوئے ہیں
اس نے دریافت کیا کہ وہ آپ کی گدڑی کیا ہوئی۔ جس میں کفن دیا گیا تھا فرمایا
کہ لپیٹ کر میرے اعمال کے ساتھ رکھ دی گئی۔ انہوں نے درخواست کی کہ مجھے
کوئی نصیحت فرمائیں کہا کہ اللہ کا ذکر جتنا بھی کر سکو کرتی رہو کہ اس کی وجہ سے تم
قبر میں قابل رشک بن جاؤ گی۔

قارئین کرام: مندرجہ بالا واقعہ سے اظہر من الشمس ہے کہ وہ کپڑے جو
اولیاء کاملین کے جسم پاک سے لگے ہوتے ہیں۔ مرنے کے بعد ان کا نفع اور
فائدہ قبر میں ہوتا ہے۔ لیکن تبلیغی دیوبندی حضرات تبرکات کو کفن میں رکھنے

کے مخالف ہیں۔ اہل سنّت وجماعت کا عمل اور عقیدہ ہے۔ مگر تبلیغی حضرات کا انکار ہے۔

نیز حضرت رابعہ بصریہ کا فرمانا۔

اللہ کا ذکر جتنا بھی کر سکو کرتی رہو۔ اس کی وجہ سے تم قبر میں بھی قابل رشک بن جاؤگی۔ سے بھی تبلیغی حضرات نصیحت حاصل کریں۔ اور تحقیق کرو کہ کثرت ذکر کن لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ وہ الحمد للہ رب العلمین اہلسنت وجماعت ہی ہیں:

مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری نے فضائل ذکر ص۹۵ پر لکھا ہے کہ:۔

اللہ والوں کی صحبت ان کی دعا۔ ان کی توجہ معین و مددگار بن سکتی ہے۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا نظریہ اور عقیدہ دیو بندی اور تبلیغی جماعت کے نزدیک تو ناجائز بلکہ شرک ہے۔ مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان پر لکھا اللہ کے سوا کسی کو نہ مان۔ (تقویۃ الایمان ص۱۸)

اولیاء اللہ کی بارگاہ میں دعا کے لئے حاضر ہونے والے، ان کی محافل میں صحبت سے برکات حاصل کرنے کی غرض سے جانے والے صرف اور صرف آپ کو اہلسنت وجماعت ہی نظر آئیں گے۔ کوئی تبلیغی نظر نہیں آئے گا۔ کیا وجہ ہے، کہ یہ تبلیغی حضرات جب تبلیغی نصاب روزانہ پڑھتے ہیں مگر عمل نہیں کرتے۔ اہلسنت وجماعت ان کی اس دورنگی پالیسی کی وجہ سے اختلاف رکھتے ہیں۔

مولوی ذکریا صاحب سہارنپوری نے فضائل ذکر ص۹۰ پر حدیث نمبر۲۹ جو درج کی ہے۔ وہ یہ ہے۔

عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَذْنَبَ اٰدَمُ الذَّنْبَ الَّذِیْ اَذْنَبَہٗ رَفَعَ رَأْسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اِلَّا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) سے جب وہ گناہ صادر ہوگیا) جس کی وجہ سے جنت سے دنیا میں

[illegible] لی فاوحی اللہ علیہ [illegible] محمد فقال تبارك اسمك لما خلقتنی ورفعت راسی الی عرشك فاذا فیہ مکتوب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ فعلمت انہ لیس احد اعظم عندك قدرا عمن جعلت اسمہ مع اسمك فاوحی اللہ الیہ یا آدم انہ آخر النبیین من ذریتك ولولا ھو ما خلقتك۔

اخرجہ الطبرانی فی الصغیر والحاکم وابونعیم والبیھقی کلاھما فی الدلائل

بھیج دیئے گئے۔ تو ہر وقت روتے تھے اور دعا و استغفار کرتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ آسمان کی طرف منہ کیا۔ اور عرض کیا۔ یااللہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلہ سے تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں۔ وحی نازل ہوئی کہ محمد کون ہیں۔ جن کے واسطے سے تم نے استغفار کی۔ عرض کیا۔ کہ جب آپ نے مجھے پیدا کیا تھا تو میں نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا تھا۔ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں سمجھ گیا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اونچی ہستی کوئی نہیں ہے جن کا نام تم نے اپنے نام کے ساتھ رکھا۔ وحی نازل ہوئی کہ وہ خاتم النبیین ہیں۔ تمہاری اولاد میں سے ہیں۔ لیکن وہ نہ ہوتے تو تم بھی پیدا نہ کئے جاتے۔

مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری اس حدیث کو نقل فرمانے کے بعد فضائل ذکر ص۹۲ پر لکھتے ہیں کہ:۔

منجملہ اُن کے یہ بھی ہے کہ حضور کا وسیلہ اختیار فرمایا۔ دوسرا مضمون عرش پر لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہونا۔ یہ اور بھی بہت ہی مختلف روایتوں میں آیا ہے۔

قارئین کرام! اہل سنت وجماعت مندرجہ بالا حدیث کو پیش کرتے ہیں
تو یہ دیوبندی تبلیغی حضرات اس کو تسلیم ہی نہیں کرتے۔ کبھی کچھ کبھی کچھ کہتے ہیں۔ اس
کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ وسیلہ سے ان کو چڑ ہے۔ اس حدیث شریف سے
سیدنا آدم علیہ السلام کا سرور عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم وسیلہ مانگنا ثابت ہے
پھر مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری نے بھی اس حدیث شریف پر تبصرہ اور بحث
فرماتے ہوئے صاف الفاظ میں لکھ دیا کہ حضور کا وسیلہ اختیار فرمایا۔ مولوی ذکریا
صاحب سہارن پوری نے حدیث شریف فرمانے کے بعد ان کتب احادیث اور
محدثین کے کافی نام درج کئے ہیں۔ مگر آج تک آپ نے کبھی کسی تبلیغی اور
دیوبندی مولوی اور عام آدمی کو حدیث شریف بیان کرتے نہیں دیکھا ہوگا۔
اس لئے کہ ان کے نظریے اور عقیدے کے خلاف ہے۔ تبلیغی حضرات کو دعائیں
کرتے دیکھئے بظاہر بڑی مسکین انداز اختیار کرتے ہوئے دعائیں مانگیں گے مگر
دعائیں بھی سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ اختیار نہیں کریں گے۔ دوسری
طرف علماء اہلسنت وجماعت کو دیکھئے۔ کہ دعائیں بارگاہ رب العالمین میں جب
مانگتے ہیں۔ تو رحمت العالمین صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ اختیار فرماتے
ہیں۔ عقیدہ اور عمل سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ اہل سنت وجماعت کا وہی طریقہ ہے
جو ہمارے باپ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کا عقیدہ اور طریقہ ہے۔

تبلیغی حضرات کے ممدوح محمد بن عبدالوہاب نجدی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے وسیلہ کو کفر قرار دیا ہے۔ جیسا کہ علامہ دحلان مکی علیہ الرحمۃ۔ نے
الدرر السنیہ ص۳۹ میں تحریر فرمایا ہے۔ مَنْ تَوَسَّلَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدْ کَفَرَ۔[۱]

اس حدیث شریف میں ان الفاظ پر بھی غور فرمایئے۔۔
محمد کون ہیں؟ جن کے واسطے سے تم نے استغفار کی۔ عرض کیا کہ جب آپ نے
مجھے پیدا کیا تھا۔ تو میں نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا تھا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں
سمجھ گیا تھا۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اونچی ہستی کوئی نہیں ہے۔ جن کا نام تم

[۱] الدرر السنیہ ص۳۹ کا اصل فوٹو صفحہ ۳۲ پر دیکھیں۔

۳۹

الله عنه سال بقصدا أو بسال القرابة وبالاء الدعاء والاستغفار كما في صحيح
مسلم وأما التبرك بآثار الصالحين فقد كان الصحابة رضي الله عنهم
يزدحمون على ماء وضوئه يتبركون به واذا تنخم أو بصق يأخذون ذلك
ويتمسحون به وازدحموا على الحلاق عند حلق رأسه صلى الله عليه وسلم
واقتسموا شعره يتبركون به وشرب عبد الله بن الزبير دمه صلى الله عليه وسلم
لما احتجم وشربت ام ايمن بوله فقال لها صحة يا ام ايمن وكل ذلك ثابت في
الاحاديث الصحيحة ولا ينكر ذلك الا جاهل أو معاند بل ثبت انه صلى الله
عليه وسلم جاء سقاية العباس رضي الله عنه ليشرب من ماء السقاية فامر
العباس ابنه عبد الله أن يأتي للنبي صلى الله عليه وسلم بماء آخر من الدار غير
ما يشرب منه الناس لانه استقذره وقال يا رسول الله هذا قد مسته الايدي
نأتيك بماء غيره فقال لا انا اريد بركة المسلمين وما مسته أيديهم فاذا كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك فما بالك بغيره فكل مسلم له نور
وبركة ولا نعتقد التأثير لغير الله تعالى فطلب بركة الصالحين بالتماس آثارهم
ليس فيه شيء من الاشراك ولا الحرمة وانما هؤلاء القوم يلبسون على المسلمين
توصلا الى اغراضهم فلا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم فلا يعتقدون
موحدا الا من تبعهم فيما يقولون فصاروا الموحدون على زعمهم اقل من
كل قليل كان محمد بن عبد الوهاب الذي ابتدع هذه البدعة يخطب
الجمعة في مسجد الدرعية ويقول في كل خطبة ومن توسل بالنبي فقد كفر
وكان أخوه الشيخ سليمان بن عبد الوهاب من أهل العلم فكان ينكر عليه
انكارا شديدا في كل ما يفعله أو يأمر به ولم يتبعه في شيء مما ابتدعه وقال له
اخوه سليمان يوما كم اركان الاسلام يا محمد بن عبد الوهاب فقال خمسة فقال
أنت جعلتها ستة السادس من لم يتبعك فليس بمسلم هذا عندك ركن سادس
للاسلام وقال رجل آخر يوما لمحمد بن عبد الوهاب كم يعتق الله كل ليلة
في رمضان فقال له يعتق في كل ليلة مائة ألف وفي آخر ليلة يعتق مثل
ما اعتق في الشهر كله فقال له لم يبلغ من اتبعك عشر عشر ما ذكرت فمن
هؤلاء المسلمون الذين يعتقهم الله تعالى وقد حصرت المسلمين فيك وفيمن

الدرر السنیہ عربی ص۳۹ کا اصل فوٹو

نے اپنے نام کے ساتھ رکھا۔

ایک تو یہ ثابت ہو رہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے تخلیق کے فوراً بعد تحریر کو پڑھا۔ جس سے عیاں ہے۔ نبی یہاں آکر نہیں پڑھتا۔ بلکہ وہاں سے ہی پڑھا ہوا آتا ہے۔

دوسری یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ حضرت آدم علیہ السلام کا عقیدہ تھا۔ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم سے اونچی ہستی کوئی نہیں ہے۔

لیکن تبلیغی حضرات کے عقائد اور نظریات اس کے خلاف ہیں تبلیغی حضرات کے ممدوح مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری جن کو اپنا آقا تسلیم کرتے ہیں۔ انہوں نے تو علماء دیوبند کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا استاد قرار دینے کی کوشش کی ہے

براہین قاطعہ کی عبارت ملاحظہ ہو۔

ایک صالح فخرِ عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے، تو آپ کو اردو میں بات کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی۔ آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا۔ ہم کو یہ زبان آگئی،[1]

(براہین قاطعہ ص۲۶ مطبوعہ دیوبند)

مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری کے آقا مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی ہی دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ

ناظرین کرام: اب آپ خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ ان تبلیغی حضرات کا کیا مشن ہے ان کے نظریات انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے نظریات کے بھی سراسر خلاف ہیں۔ جو عقائد اور نظریات کتب احادیث سے عیاں ہیں۔ ان سے بھی یہ عملاً منحرف ہیں۔ اہلسنت وجماعت کو اس لئے تبلیغی جماعت سے اختلاف ہے

مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری نے فضائل ذکر ص۱۰۳ پر لکھا ہے۔ کہ

مقابر میں اور میت کے قریب کلمہ طیبہ پڑھنے کے متعلق بھی کثرت سے احادیث میں ارشاد ہوا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جنازہ کے ساتھ کثرت سے

[1] براہین قاطعہ ص۲۶ کا اصل فوٹو ص۳۵ پر دیکھیں۔

۲۶

[illegible]

براہین قاطعہ ص۲۶ کا اصل فوٹو

لاالٰہ الا اللہ پڑھا کرو۔

قارئین کرام! تبلیغی حضرات کے ہاں بھی میتیں ہوتی ہیں اور ان کے جنازے گزرتے ہیں۔ لیکن آپ کسی تبلیغی دیوبندی کے جنازے کے ساتھ کلمہ شریف کا ذکر ہوتے نہیں دیکھیں گے۔ بلکہ ان تبلیغی دیوبندیوں کے نزدیک جنازہ کے ساتھ کلمہ شریف کا ذکر کرنا بدعت اور حرام ہے۔ صرف اہلسنت وجماعت کے جنازوں کے ساتھ کلمہ شریف کا ذکر ہوتا آپ دیکھیں گے۔ یہ بدعت اور بدعت کہنے والوں کے بزرگ اور ممدوح مولوی ذکریا صاحب نے بھی واضح الفاظ میں لکھ دیا۔

ایک حدیث میں ہے کہ جنازہ کے ساتھ کثرت سے لاالٰہ الا اللہ پڑھا کرو۔
معلوم ہوا کہ تبلیغی حضرات کا عقیدہ حدیث کے خلاف ہے۔ اس لئے اہلسنت وجماعت حضرات ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔

مولوی ذکریا صاحب سہارنپوری کلمہ شریف کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ایک حدیث شریف کا فائدہ بیان کرتے ہوئے فضائل ذکر ص ۱۰۷ پر تحریر فرماتے ہیں کہ :

متعدد روایات اور آیات سے یہ مضمون ثابت ہوتا ہے کہ لاالٰہ الا اللہ دل کے لئے بھی نور ہے اور چہرے کے لئے بھی نور ہے۔ اور یہ تو مشاہدہ بھی ہے کہ جن اکابر کا اس کلمہ کی کثرت معمول ہے ان کا چہرہ دنیا ہی میں نورانی ہوتا ہے۔

قارئین کرام! تبلیغی حضرات اور سنی حضرات کے چہروں کا مشاہدہ کریں کن کے چہرے آپ کو نورانی نظر آئیں گے۔ الحمد للہ رب العلمین مشاہدہ ہے اہلسنت کے چہرے ہی نورانی ہیں پھر قلوب بھی نورانی ہوں گے۔

مولوی ذکریا صاحب سہارنپوری نے فضائل ذکر ص ۱۰۸ پر لکھا ہے کہ
ایک حدیث میں آیا ہے اپنے مردوں کو لاالٰہ الا اللہ کا توشہ دیا کرو۔

مردوں کو کلمہ طیبہ کا توشہ دیا کرو

قارئین کرام! اس حدیث شریف پر بھی اہلسنت وجماعت کا عمل ہے۔ ختم شریف اہلسنت وجماعت کے گھروں میں ہی ہوتا ہے۔ اور ان میں ایصال ثواب ہوتا ہے۔ آپ کسی بھی تیجے، دسویں، چالیسویں کی محافل میں چلے جائیں تو دعا کے وقت آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ مرحوم کے لیے قرآن پاک، کلمہ شریف اور درود شریف کا ایصال ثواب کیا جاتا ہے۔ اور مردوں کے لئے توشہ ہے جس کا ذکر مولوی **ذکریا صاحب** نے حدیث کے حوالے سے کیا ہے۔

مگر تبلیغی دیوبندی حضرات کے ہاں یہ بالکل آپ نہ دیکھیں گے۔ اہلسنت وجماعت کو اس لئے ان سے اختلاف ہے۔ یہ تبلیغ کا نام لینے والے خود احادیث پر عامل نہیں۔ بلکہ ایسے عملوں کو یہ الٹا بدعت اور حرام قرار دیتے ہیں۔

مولوی **ذکریا صاحب** سہارنپوری فضائل ذکر ص ۱۰۸ پر رقمطراز ہیں۔ کہ
اکثر و بیشتر تلقین کا فائدہ جب ہی ہوتا ہے۔ کہ زندگی میں بھی اس پاک کلمہ کی کثرت رکھتا ہو۔

قارئین کرام! زندگی میں کلمہ طیبہ کا کثرت سے ذکر آپ کو اہل سنت وجماعت میں ہی ملے گا۔ نماز کے بعد بھی کلمہ شریف کا ذکر۔ گیارہویں شریف کی محافل میں کلمہ شریف کا ذکر، ختم خواجگان میں کلمہ شریف کا ذکر، آستانوں پر حاضری دیں تو کلمہ شریف کا ذکر
تبلیغی حضرات کی محافل کلمہ شریف کے ذکر سے خالی نظر آئیں گی۔

الحمد للہ رب العلمین تلقین کا فائدہ اہلسنت وجماعت کو ہی پہنچتا ہے اور پہنچے گا یہ تبلیغی اس سے محروم ہیں۔ اس لئے اہلسنت وجماعت ان کی محافل میں نہیں جاتے، اور اختلاف کرتے ہیں۔

مولوی **ذکریا صاحب** سہارنپوری نے فضائل ذکر ص ۱۴۱ پر ایک حدیث شریف درج کی ہے۔ جس کی ابتداء ان الفاظ سے ہوتی ہے۔

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ — حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شب معراج میں جب میری

وَسَلَّمَ لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةً أُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّيَ السَّلَامَ۔

ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی امت کو میرا سلام کہہ دینا۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا حدیث شریف سے عیاں ہے کہ سرور عالم نور مجسم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو معراج جسمانی ہے اور اُن کی انبیاء کرام علیہ السلام سے ملاقات بھی ہوئی۔ اور انہوں نے پیغام بھی دیا۔ لہٰذا جو تبلیغی دیوبندی نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے معراج شریف کو حالت خواب میں مانتے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔ صحیح عقیدہ اہلسنت وجماعت کا ہے۔

مولوی **ذکریا صاحب** سہارن پوری نے فضائل ذکر ص۱۲۹ پر ایک حدیث درج کی ہے۔ کہ:۔

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں ثرید تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کھانا تسبیح کر رہا ہے کسی نے عرض کیا آپ اس کی تسبیح سمجھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں" سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے ایک شخص سے فرمایا کہ اس کو فلاں شخص کے قریب کر دو۔ وہ پیالہ ان کے قریب کیا گیا۔ تو انہوں نے بھی تسبیح سنی۔ اُس کے بعد پھر ایک تیسرے صاحب کے قریب اسی طرح کیا گیا انہوں نے بھی سنا۔ کسی نے درخواست کی کہ سب ہی لوگوں کو سنوایا جائے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی کو ان میں سے سنائی نہ دے تو لوگ سمجھیں گے۔ کہ یہ گنہگار ہے۔

مولوی **ذکریا صاحب** سہارن پوری یہ حدیث شریف لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ اس چیز کا تعلق کشف سے ہے۔ حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو تو یہ چیز بدرجہ اتم حاصل تھی۔ اور ہونا چاہئے تھی۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی بسا اوقات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت اور انوار قرب کی بدولت یہ چیز حاصل ہو جاتی تھی۔ سینکڑوں واقعات اس کے شاہد ہیں۔ صوفیہ کو بھی اکثر یہ

چیز مجاہدوں کی کثرت سے حاصل ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ جمادات اور حیوانات کی تسبیح ان کا کلام ان کی گفتگو سمجھ لیتے ہیں۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا روائت سے اظہر من الشمس کہ سرور عالم نور مجسم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کھانے کی تسبیح کو بھی سنتے ہیں۔ دوسرا کوئی نہیں سنتا بلکہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی عنائت پر دعاء سے دوسرے بھی سنتے ہیں

مولوی **ذکریا صاحب** سہارن پوری نے بھی لکھا ہے کہ:۔

صحابہ کرام رضی اللہ علیہم کو بھی بسا اوقات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت اور انوار قرب کی بدولت یہ چیز حاصل ہو جاتی تھی۔ سینکڑوں واقعات اس کے شاہد ہیں

معلوم ہوا کہ نبی اکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات بابرکات نفع رساں ہے۔ لیکن ان تبلیغی حضرات کے ممدوح مولوی اسماعیل صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ:

(مشکل میں دستگیری۔ فتح و نصرت اور کشائش رزق وغیرہ) ان کاموں کی طاقت ان (انبیاء و اولیاء) کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ [1] (تقویۃ الایمان ص۱)

سارا کاروبار اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ [2] (تقویۃ الایمان ص۵۸)

مولوی **ذکریا صاحب** سہارن پوری فضائل ذکر ص۱۵ پر اپنے گروہ کے ایک مولوی عبدالرحیم صاحب رائے پوری کی ولائت اور بزرگی چمکانے کے لئے لکھتے ہیں کہ:۔ ہمارے حضرت مولانا الشاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری ۔۔۔۔ کے خدام میں ایک صاحب تھے جو کئی کئی روز اس وجہ سے استنجے میں نہیں جا سکتے تھے کہ ہر جگہ انوار نظر آتے تھے۔

قارئین کرام! مولوی **ذکریا صاحب** سہارن پوری نے اپنے حضرت کے ایک خادم کو ہر جگہ انوار نظر آنا تو تسلیم کر لیا۔ لیکن تبلیغی حضرات سرور کون و مکاں محبوب رب دو جہاں، سیاح لا مکاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم

[1] تقویۃ الایمان ص۱ کا اصل فوٹو ص۱۳ پر ۔ [2] تقویۃ الایمان ص۵۸ کا اصل فوٹو ص۱۴ پر دیکھیں

وَسَلَّمَ لَقِیْتُ اِبْرَاهِیْمَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّیَ السَّلَامَ۔

ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اپنی امت کو میرا سلام کہہ دینا۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا حدیث شریف سے عیاں ہے کہ سرورِ عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو معراج جسمانی ہے اور ان کی انبیاء کرام علیہ السلام سے ملاقات بھی ہوئی۔ اور انہوں نے پیغام بھی دیا۔ لہٰذا جو تبلیغی دیوبندی نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے معراج شریف کو حالت خواب میں مانتے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔ صحیح عقیدہ اہلسنت وجماعت کا ہے۔

مولوی **ذکریا صاحب** سہارنپوری نے فضائل ذکر ص۱۲۹ پر ایک حدیث درج کی ہے کہ:۔

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں ثرید تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ کھانا تسبیح کر رہا ہے کسی نے عرض کیا آپ اس کی تسبیح سمجھتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں" سمجھتا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے ایک شخص سے فرمایا کہ اس کو فلاں شخص کے قریب کر دو۔ وہ پیالہ ان کے قریب کیا گیا۔ تو انہوں نے بھی تسبیح سنی۔ اس کے بعد پھر ایک تیسرے صاحب کے قریب اسی طرح کیا گیا انہوں نے بھی سنا۔ کسی نے درخواست کی کہ سب ہی لوگوں کو سنوایا جائے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی کو ان میں سے سنائی نہ دے تو لوگ سمجھیں گے۔ کہ یہ گنہگار ہے۔

مولوی **ذکریا صاحب** سہارنپوری یہ حدیث شریف لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ اس چیز کا تعلق کشف سے ہے۔ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو تو یہ چیز بدرجۂ اتم حاصل تھی۔ اور ہونا چاہئے تھی۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی بسا اوقات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت اور انوارِ قرب کی بدولت یہ چیز حاصل ہو جاتی تھی۔ سینکڑوں واقعات اس کے شاہد ہیں۔ صوفیہ کو بھی اکثر یہ

[illegible] کی کثرت سے حاصل ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے وہ جمادات اور حیوانات کی تسبیح ان کا کلام ان کی گفتگو سمجھ لیتے ہیں۔

قارئین کرام! مندرجہ بالا روایت سے اظہر من الشمس کہ سرورِ عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھانے کی تسبیح کو بھی سنتے ہیں۔ دوسرا کوئی نہیں سنتا بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عنایت [illegible] عطاء سے دوسرے بھی سنتے ہیں

مولوی **ذکریا صاحب** سہارنپوری نے یہ بھی لکھا ہے کہ:۔

صحابہ کرام رضی اللہ علیہم کو بھی بسا اوقات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت اور انوار قرب کی بدولت یہ چیز حاصل ہو جاتی تھی۔ سینکڑوں واقعات اس کے شاہد ہیں معلوم ہوا کہ نبی اکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات نفع رساں ہے۔ لیکن ان تبلیغی حضرات کے ممدوح مولوی اسماعیل صاحب دہلوی لکھتے ہیں کہ۔

(مشکل میں دستگیری۔ فتح ونصرت اور کشائش رزق وغیرہم) ان کاموں کی طاقت ان (انبیاء و اولیاء) کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ [1] (تقویۃ الایمان ص۱)

سارا کاروبار اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ [2] (تقویۃ الایمان ص۵۸)

مولوی **ذکریا صاحب** سہارنپوری فضائل ذکر ص۱۵۰ پر اپنے گروہ کے ایک مولوی عبد الرحیم صاحب رائے پوری کی ولایت اور بزرگی چمکانے کے لئے لکھتے ہیں کہ:۔ ہمارے حضرت مولانا الشاہ عبد الرحیم صاحب رائے پوری ۔۔۔۔۔ کے خدام میں ایک صاحب تھے جو کئی کئی روز اسی وجہ سے استنجے میں نہیں جا سکتے تھے کہ ہر جگہ انوار نظر آتے تھے۔

قارئین کرام! مولوی **ذکریا صاحب** سہارنپوری نے اپنے حضرت کے ایک خادم کو ہر جگہ انوار نظر آنا تو تسلیم کر لیا۔ لیکن تبلیغی حضرات سرور کون ومکاں محبوب رب دو جہاں، سیاح لامکاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

[1] تقویۃ الایمان ص۱ کا اصل نور ص۱۲ پر [2] تقویۃ الایمان ص۵۸ کا اصل نور ص۱۳ پر دیکھیں

علاوہ اسکا ثابت کرنا سو اس عقیدہ سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء و اولیاء سے
رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امامزادہ سے خواہ بھوت و پری سے پھر خواہ یوں سمجھے
بات انکو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک
ثابت ہوتا ہے دوسری بات یہ کہ عالم میں ارادہ سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا
خواہش سے مارنا جلانا روزی کی کشایش و تنگی کرنی اور تندرست و بیمار کر دینا
شکست دینی اقبال و ادبار دینا مرادیں پوری کرنی حاجتیں برلانی بلائیں ٹالنی مشکل میں
کرنی برے وقت میں پہونچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء و اولیاء کی پیر
شہید کی بھوت و پری کی یہ شان نہیں ہے جو کوئی کسی کا ایسا تصرف ثابت کرے اور اس سے
مرادیں مانگے اور اسی توقع پر نذر و نیاز کرے اور اسکی منتیں مانے اور مصیبت کے
وقت اسکو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے اور اسکو اشراک فی التصرف کہتے ہیں یعنی اللہ کے
سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت انکو خود
ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے انکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے اور تیسری
بات یہ کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں کہ انکو عبادت کہتے ہیں
جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اور اسکے نام پر مال خرچ کرنا اور اسکے نام کا
روزہ رکھنا اور اسکے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چلنا کہ
کوئی جان لیوے کہ یہ لوگ اس گھر کی زیارت کو جاتے ہیں اور رستے میں اس مالک کا نام پکارنا
اور نامعقول باتیں کرنے سے اور شکار سے بچنا اور اسی قید سے جا کر طواف کرنا اور اس
گھر کی طرف سجدہ کرنا اور اسکی طرف جانور لیجانے اور وہاں منتیں ماننی اسپر غلاف ڈالنا
اور اسکی چوکھٹ کے آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی اور التجا کرنے اور دین و دنیا
کی مرادیں مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا اور اسکی دیوار سے اپنا منہ
اور چھاتی ملنا اور اسکا غلاف پکڑ کر دعا کرنی اور اسکے گرد روشنی کرنی اور اسکا
مجاور بنکر اسکی خدمت میں مشغول رہنا جیسے جھاڑو دینی اور روشنی کرنی فرش بچھانا
پانی پلانا وضو غسل کا لوگوں کے لیے سامان درست کرنا اور اسکے کنوئیں کے

آنحضرت نے سنا ان لوگوں کو کہ کہتے ہیں اسکو ابو الحکم یعنی اصل قضیہ چکا دینے والا پیغمبر خدا
اسکو پیغمبر خدا نے کہ بیشک اللہ ہی ہے اصل قضیہ چکانے والا اور اسی کا ہے حکم تجھکو
کیوں کہتے ہیں ابو الحکم ف یعنے یہ بات کہ ہر قضیہ چکا دے اور ہر جھگڑا مٹا دے یہ اللہ ہی
کی شان ہے کہ آخرت میں ظہور کریگی کہ اگلے پچھلے دین و دنیا کے جھگڑے سب صاف ہو جاویں
اس بات کی کسی مخلوق کو طاقت نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لفظ اللہ ہی کی شان کے
لائق ہے اور اوروں میں وہ پایا جاتا ہے اور کسی کو نہ کہے جیسے بادشاہوں کا بادشاہ مالک
سارے جہان کا خدا وند جو چاہے سو کرے معبود بے پروا و علی ہذا القیاس اخرج
فی شرح السنۃ عن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا ما شاء
اللہ وشاء محمد وقولوا ما شاء اللہ وحدہ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسامی
میں لکھا ہے کہ شرح السنۃ میں ذکر کیا کہ نقل کیا حذیفہ نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یوں مت کہا
کرو جو چاہے اللہ اور محمد اور یوں کہا کرو جو چاہے اللہ اکیلا ف یعنے جو کہ اللہ کی شان ہے اور
اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے گو کتنا ہی بڑا
اور کیسا ہی مقرب ہو مثلاً یوں نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہیگا تو فلانا کام ہو جاویگا کہ سارا کاروبار
جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا یا کوئی
شخص کسی سے کہے کہ فلانے کے دل میں کیا ہے یا فلانے کی شادی کب ہوگی یا فلانے درخت میں
کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اسکے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے کیونکہ غیب کی بات
اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر اور اس بات کا کچھ مضائقہ نہیں کہ کچھ دین کی بات میں کہے کہ اللہ
و رسول ہی جانے یا فلانی بات میں اللہ و رسول کا یوں حکم ہے کیونکہ دین کی سب باتیں
اللہ نے اپنے رسول کو بتا دی ہیں اور سب بندوں کو اپنے رسول کی فرمانبرداری کا
حکم کر دیا ہے اخرج الترمذی عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من حلف بغیر اللہ فقد اشرک ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان والنذور میں لکھا ہے کہ ترمذی
نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عمر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا سے کہ فرماتے تھے کہ جسنے قسم کھائی
غیر اللہ کی سو بیشک شرک کیا اخرج رزین عن عبد الرحمن بن علقمۃ قال قال رسول اللہ

کی نورانیت اور تصرف کا انکار کرتے ہیں۔ اس الٹی منطق کی سمجھ نہیں آتی۔ اپنے مولوی کے مقام کو امام الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام سے بڑھ کر تسلیم کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اہلِ سُنت وجماعت کو ان تبلیغی حضرات سے اختلاف ہے۔

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری نے اس کے بعد لکھا ہے کہ:۔

جن لوگوں کو کشف سے کوئی حصہ ملتا ہے وہ اس حصہ کے بقدر احوال کو معلوم کر لیتے ہیں لیکن تبلیغی حضرات کے اکابر تو انبیاء کرام علیہم السلام بلکہ امام الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے متعلق لکھتے ہیں کہ ان کو کسی چیز کا علم نہیں حتیٰ کہ دیوار کے پیچھے کا علم نہیں ہے۔ اہلِ سُنت وجماعت کو تبلیغی جماعت سے اس لئے اختلاف ہے کہ ان کے مشن کی کوئی حقیقت نہیں۔

مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری فضائل ذکر ص۱۵۲ پر ذاکرین کی فضیلت پر حدیث درج کرتے ہیں۔ جس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔

هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ۔ — یہ جماعت ایسی مبارک ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا۔ (لہٰذا اس کو بھی بخش دیا)

رواہ البخاری ومسلم والبیہقی فی الاسماء والصفات کذافی الدا والمشکوٰۃ "

قارئین کرام:۔ مندرجہ بالا حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ:۔ صالحین اور ذاکرین کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ ان کی صحبت کی برکت سے بخشش اور نجات ہوگی۔ لیکن تبلیغی دیوبندی حضرات اس حدیث شریف کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ کوئی کسی کی سفارش اور مدد نہیں کرے گا بس اپنے ہی عمل کام آنے ہیں اس وجہ سے اہل سنت وجماعت کو تبلیغی جماعت سے اختلاف ہے ان کے عقائد اور نظریات قرآنِ پاک اور احادیث کے خلاف ہیں۔

حکایاتِ صحابہ

حکایت نمبر ۲

ف — جو لوگ اخلاص اور سچی طلب کے ساتھ اللہ کے کام میں لگ جاتے ہیں۔ ان کو دُنیا ہی میں جنت کا مزہ آنے لگتا ہے۔ یہ حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) زندگی ہی میں جنت کی خوشبو سونگھ رہے تھے۔ اگر اخلاص آدمی میں ہو جاوے۔ تو دُنیا میں بھی جنت کا مزہ آنے لگتا ہے۔ میں نے ایک معتبر شخص سے جو حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری کے مخلص خادم ہیں حضرت کا مقولہ سنا ہے۔ کہ "جنت کا مزہ آرہا ہے۔" (حکایاتِ صحابہ ص۱۰۱-۱۰۲)

تبلیغی جماعت کے مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری کی مندرجہ بالا عبارات اظہر من الشمس ہے کہ:۔

حضور پُرنور رحمۃ للعالمین نورِ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے غلام دنیا میں رہتے ہوئے جنت کا مزہ لیتے ہیں۔ اور جنت کی خوشبو سونگھتے ہیں۔ لیکن مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری اور دیگر تبلیغی حضرات کے مورثِ اعلیٰ اور ممدوح مولوی اسماعیل صاحب دہلوی جو انبیاء کرام اور اولیاء عظام کے متعلق رقمطراز ہیں کہ:۔

جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دُنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں۔ سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا۔ (تقویۃ الایمان ص۲۷ مطبوعہ دہلی)

اگر اُمتی کی دعا کی برکات کا ظہور یقیناً ہے۔ تو اُن کے آقا حضرت محمد مصطفٰے علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی دعا کی برکات کا کیوں انکار کیا جاتا ہے انکار کرنے والوں کے متعلق یہ کہنا کہ کلمہ پڑھتے ہوئے بھی ان لوگوں کو سرورِ عالم فخرِ آدم و بنی آدم حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی عقیدت ومحبت نہیں۔

ذکر و دے ، فضل کا سٹے ، نقص کا جویاں ہے ،
پھر کہے مردک کہ ہوں اُمت رسول اللہ کی ،

اہلسنت و جماعت کو تبلیغی حضرات سے اس لئے اختلاف ہے کہ یہ لوگ اُمتیوں کے کمالات کا اقرار کرتے ہیں لیکن سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمتوں اور نعمتوں کا انکار کرتے ہیں

حکایات صحابہ ۔ حکایت نمبر ۸

مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری "حضرت عمار اور ان کے والدین کا ذکر" میں لکھتے ہیں کہ ، حضرت عمار رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو پیاس لگی اور پانی کسی سے مانگا۔ اس نے دودھ سامنے کیا۔ اس کو پیا اور پی کر کہنے لگے۔ کہ میں نے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سنا کہ تو دنیا میں آخری چیز دودھ پئے گا۔ اس کے بعد شہید ہو گئے۔

(حکایات صحابہ صفحہ ۱۶۸)

قارئین کرام ۔ حضرت عمار رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا یہ فرمانا کہ میں نے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سنا کہ تو دنیا میں سب آخری چیز دودھ پئے گا۔ سے عیاں ہے۔ کہ نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو علم تھا کہ میرا امتی حضرت عمار رضی اللہ تعالےٰ عنہ سب سے آخر میں دودھ پئے گا۔ نبی پاک کے یہ علم غیب جاننے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ نیز یہ بھی واضح ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہر اُمتی کے آخر کو بھی جانتے ہیں۔ لیکن تبلیغی حضرات کے علماء نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق علم غیب جاننے کے عقیدہ کو کفر اور شرک سے تعبیر کرتے ہیں۔

چنانچہ مولوی اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ۔

جو کوئی دعوے کرے کہ میرے پاس ایسا کچھ علم ہے۔ کہ جب میں چاہوں اس سے غیب کی بات معلوم کر لوں۔ اور آئندہ باتوں کو معلوم کر لینا۔ میرے

[...] ہے۔ سو وہ بڑا جھوٹا ہے کہ دعوے خدائی رکھتا ہے اور جو کوئی [نبی] ولی کو یا جن و فرشتہ کو امام و امام زادہ کو پیر و شہید کو یا نجومی و رمال [ج]فار کو یا فال دیکھنے والے کو یا برہمن رشی کو یا بھوت و پری کو ایسا جانے اور اس کے حق میں یہ عقیدہ رکھے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ [1]

(تقویۃ الایمان صفحہ ۲۱ مطبوعہ دہلی)

جو یہ دعوے کرے کہ میں ایسا علم جانتا ہوں۔ جس سے غیب معلوم کر لیتا ہوں۔ اور ماضی و مستقبل کی باتیں بتا سکتا ہوں۔ وہ جھوٹا ہے اور خدائی کا دعوے کرتا ہے۔ اگر کسی نبی کو ولی کو یا جن کو یا فرشتے کو یا امام کو یا امام کے بیٹے کو یا پیر کو یا شہید کو یا نجومی رمال جفار کو یا فال کھولنے والے کو یا پنڈت کو یا بھوت و پریت کو ایسا مان لیا جائے تو ماننے والا مشرک ہوتا ہے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۳۰ مطبوعہ لاہور)

تبلیغی حضرات کے ممدوح مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا فتوے بھی ملاحظہ ہو۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا۔ نہ کبھی اس کا دعوے کیا۔ اور کلام اللہ شریف اور بہت سی احادیث میں موجود ہے کہ آپ عالم الغیب نہ تھے۔ اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا۔ صریحاً شرک ہے۔ [2]

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۰۳)

قارئین کرام ! مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری نے اپنی کتاب فضائل ذکر (جو کہ تبلیغی نصاب میں شامل ہے) فصل دوم میں شیخ المشائخ ، اور فضائل درود شریف صفحہ ۱ پر قطب عالم شیخ المشائخ نے لکھا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق علم غیب کا عقیدہ رکھنا صریحاً شرک ہے۔

معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت کا ظاہر کچھ باطن کچھ اس لئے اہلسنت و جماعت

[1] تقویۃ الایمان صفحہ ۲۱ کی فوٹو صفحہ ۴۷ پر
[2] فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۰۳ کی فوٹو صفحہ ۴۸ پر دیکھیں۔

تقویۃ الایمان کا ٹائیٹل پیج

کسی کو جتنی بات چاہتا ہے خبر دیتا ہے سو اپنے ارادہ کے موافق نہ اونکی خواہش پر چنانچہ
حضرت پیغمبر صلعم کو بارہا ایسا اتفاق ہوا ہے کہ بعضی بات کے دریافت کرنیکی خواہش ہوئی اور
وہ بات نہ معلوم ہوئی پھر جب اللہ صاحب کا ارادہ ہوا تو ایک آن مین بتادی چنانچہ
حضرت کے وقت مین منافقون نے حضرت عائشہ رض پر تہمت کی اور حضرت کو اس سے
بڑا رنج ہوا اور کئی دن تک بہت تحقیق کیا پر کچھ حقیقت نہ معلوم ہوئی اور بہت فکر
غم مین رہے پھر جب اللہ صاحب کا ارادہ ہوا تو بتادیا کہ وہ منافق جھوٹے ہین اور
عائشہ پاک ہین سو یقین یون رکھا چاہیے کہ غیب کے خزانے کی کنجی اللہ ہی کے
پاس ہے اسنے کسی کے ہاتھ نہین دی اور کوئی اوسکا خزانچی نہین مگر اپنے ہی ہاتھ سے
قفل کھولکر اوسمین سے جسکو جتنا چاہے بخشدے اوسکا ہاتھ کوئی نہین پکڑ سکتا اس آیت
سے معلوم ہوا کہ جو کوئی یہ دعوی کرے کہ میرے پاس ایسا کچھ علم ہے کہ جب مین چاہون اس
غیب کی بات معلوم کرلون اور آیندہ باتون کو معلوم کرلینا میرے قابو مین ہے سو وہ بڑا جھوٹا
ہے کہ دعوی خدائی کا رکھتا ہے اور جو کوئی کسی نبی ولی کو یا جن و فرشتہ کو امام و امامزادے
کو یا پیر و شہید کو یا نجومی و رمال یا جفار کو یا فال دیکھنے والے کو یا برہمن رشی کو یا بھوت و
پری کو ایسا جانے اور اوسکے حق مین یہ عقیدہ رکھے سو وہ مشرک ہوجاتا ہے اور اس آیت
کا منکر اور یہ جو سو اسواسطے ہے کہ بعضے وقت کوئی نجومی یا رمال یا برہمن یا شگونی کچھ کہدیتا
ہے اور وہ اسی طرح ہوجاتا ہے تو اس سے اونکی غیب دانی ثابت ہوتی ہے سو یہ بات غلط ہے
اسواسطے کہ بہت باتین اونکی غلط بھی ہوتی ہین تو معلوم ہوا کہ علم غیب اونکے اختیار مین
نہین اونکی اٹکل کبھی درست ہوتی ہے کبھی غلط اور یہی حال ہے استخارہ اور
کشف کا اور قرآن شریف کی فال کا لیکن پیغمبرون کی وحی مین کبھی غلطی نہین پڑتی
سو وہ اونکے قابو مین نہین اللہ صاحب جو آپ چاہتا ہے سو بتادیتا ہے اونکی
خواہش کچھ نہین چلتی قال اللہ تعالی قُل لَّا یَعلَمُ مَن فِی السَّمٰوٰتِ وَ
الاَرضِ الغَیبَ اِلَّا اللّٰہُ ؕ وَمَا یَشعُرُونَ اَیَّانَ یُبعَثُونَ ترجمہ
کہا اللہ صاحب نے یعنی سورہ نمل مین کہ کوئی نہین جانتا جتنے لوگ ہین آسمانون اور

تقویۃ الایمان صد ۲۱ کا اصل فوٹو

نہیں کہ مقصود حکایت ہے دیکھو کہ حیات فخر عالم علیہ السلام میں بھی لوگ دور دور اپنے بیوت میں اور کہ
در بلاد بعیدہ میں خطاب کے لفظ سے پڑھتے تھے جیسا وہاں خطاب درست تھا اب کیا وجہ ہے
دوم جو علم غیب نہ وہاں تھا نہ یہاں بلکہ آپ کو جب بھی ملائکہ پہنچاتے تھے اور اب بھی لہٰذا صیغہ
خطاب سے بدلنا کوئی ضرور نہیں اور اس میں تقلید بعض صحابہؓ کی ضرور نہیں ورنہ خود آپ علیہ الصلوٰۃ و
السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ بعد میرے انتقال کے خطاب مت کرنا بہرحال صیغہ خطاب رکھنا
وئی ہے کہ اصل تعلیم اس طرح ہے اور مراد بعض صحابہ کی کسی مصلحت کی وجہ سے تھی یا اجتہاد تھا یا
استحباناً تھا نہ وجوباً اسی واسطے جملہ فقہاء ائمہ اربعہ کے متمذہب اس صیغہ کو نقل فرماتے ہیں اور تبدیل
صیغہ کی ضرورت نہیں لکھتے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

بلا عقیدہ غیب نبی کو پکارنا

سوال: اشعار اس مضمون کے پڑھنے یا رسول کبریا فریاد ہے :: یا محمد مصطفےٰ فریاد ہے۔
مدد کر بہر خدا حضرت محمد مصطفےٰ ۔ میری تم سے ہر گھڑی فریاد ہے۔ کیسے ہیں۔

جواب: ایسے الفاظ پڑھنے محبت میں اور خلوت میں بایں خیال کہ حق تعالیٰ آپ کی ذات کو
مطلع فرمادیوے یا محض محبت سے بلا کسی خیال کے جائز ہیں۔ اور بعقیدۂ عالم الغیب اور فریاد رس
ہونیکے شرک ہیں اور مجامع میں منع ہیں کہ عوام کے عقیدہ کو فاسد کرتے ہیں لہٰذا مکروہ ہونگے فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب

سوال: قصبہ ہذا میں ایک میاں صاحب وارد ہوئے ہیں۔ پیری مریدی کرتے ہیں
مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادی قدس سرہٗ کے مرید خلیفہ حاجی عالم صوفی حافظ
اپنے کو بتلاتے ہیں رفتہ رفتہ اُن کی بزرگی کا شہرہ ہوا عوام کے سامنے وعظ و نصیحت فرماتے
ہیں رسول مقبول احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب بتلاتے ہیں کہ آں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا۔

جواب: حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہ تھا نہ کبھی اس کا دعویٰ کیا اور کلام اللہ
شریف اور بہت سی احادیث میں موجود ہے کہ آپ عالم الغیب نہ تھے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم
غیب تھا صریح شرک ہے فقط والسلام۔

فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ١٠٣ کا اصل فوٹو

کو ان سے اختلاف ہے۔

حکایاتِ صحابہ فصل دوم کی حکایت نمبر ۵

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اللہ کا ڈر

کی سرخی دے کر لکھا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو باجماع اہلسنت انبیاء کے علاوہ
تمام دنیا کے آدمیوں سے افضل ہیں۔ اور ان کا جنتی ہونا یقینی ہے۔ کہ خود حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنتی ہونے کی بشارت دی بلکہ جنتیوں کا سردار
بتایا اور جنت کے سب دروازوں سے ان کی پکار اور بلاوے کی خوشخبری دی۔
اور یہ بھی فرمایا کہ میری امت میں سب سے پہلے ابوبکر جنت میں داخل ہونگے

قارئین کرام۔ مندرجہ بالا عبارت سے واضح ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وآلہ وسلم کو اپنے امتیوں کے انتقال کے بعد ان کے مقامات کا بھی علم
ہے۔ کہ فلاں جنتی ہے۔ بلکہ جنتیوں کا سردار ہے۔ بلکہ یہ بھی علم ہے۔ کہ سب
سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا۔

لیکن تبلیغی حضرات کے اکابر کا یہ عقیدہ ہے۔ نبی کو خود علم نہیں کہ ان سے
کیا سلوک ہوگا۔ جیسا کہ اس کتاب کے صفحہ نمبر ۸ پر درج کیا ہے

معلوم ہوا کہ تبلیغی حضرات کے تبلیغی نصاب میں جو لکھا ہے عقائد اور نظریات
اس کے خلاف ہیں۔ جس کو ان کی دو رنگی چال سمجھا جائے گا۔

اس وجہ سے سنت وجماعت کو ان سے اختلاف ہے۔ ان کے عقائد اور
نظریات قرآن وسنت کے خلاف ہیں۔

حکایاتِ صحابہ فصل سوم۔ حکایت نمبر ۸

حکایات صحابہ - پانچواں باب کی پہلی روایت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد نوافل والے کے حق میں

حق تعالےٰ شانہ فرماتے ہیں - جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی کرتا ہے - میری طرف سے اس کو لڑائی کا اعلان ہے - اور کوئی شخص میرا قرب اس چیز کی بہ نسبت زیادہ حاصل نہیں کر سکتا - جو میں نے اس پر فرض کی ہے - یعنی سب سے زیادہ قرب اور نزدیکی مجھ سے فرائض کے ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے - اور نوافل کی وجہ سے بندہ مجھ سے قریب ہوتا رہتا ہے - یہاں تک کہ میں اس کو اپنا محبوب بنا لیتا ہوں - تو پھر میں اُس کا کان بن جاتا ہوں - جس سے سنے - اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں - جس سے وہ دیکھے - اور اُس کا ہاتھ بن جاتا ہوں - جس سے وہ کسی چیز کو پکڑے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں - جس سے وہ چلے - اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اس کو عطاء کرتا ہوں - اور کسی چیز سے پناہ چاہتا ہے - تو پناہ دیتا ہوں - (حکایات صحابہ صـ۵۵)

ناظرین کرام ! اس حدیث قدسی کو بار بار پڑھنے اور سُننے کے باوجود اولیاء کرام علیہم الرضوان کی قوت اور تصرف کا انکار اولیاء الرحمن سے عداوت کا واضح ثبوت ہے - اہلسنت وجماعت اولیاء اللہ کو خدا نہیں مانتے بلکہ اللہ تعالےٰ کا مقرب اور ولی مانتے ہیں - اس بنا پر ان کا عقیدہ اولیاء باذن اللہ تعالےٰ مدد فرماتے ہیں - اور تصرف فرماتے ہیں - ان کی بارگاہ میں اسی لئے حاضری دیتے ہیں - اور ان سے دعا کراتے ہیں - کہ رب العلمین کا ان سے وعدہ ہے - اعلیحضرت فاضل بریلوی نے کیا خوب فرمایا ہے -

خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل،
سب رسولوں سے اعلےٰ ہمارا نبی،

حکایات صحابہ - پانچواں باب - آخری روایت

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جنت میں معیت کے لیے دُعا

حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہتے ہیں - کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رات گزارتا تھا تہجد کے وقت وضو کا پانی اور دوسری ضروریات مثلاً مسواک مصلیٰ وغیرہ رکھتا تھا - ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میری خدمات سے خوش ہو کر فرمایا - مانگ کیا مانگتا ہے - انہوں نے عرض کیا - یا رسول اللہ! جنت میں آپ کی رفاقت - آپ نے فرمایا اور کچھ کہ بس یہی چیز مطلوب ہے - آپ نے فرمایا اچھا میری مدد کیجیو سجدوں کی کثرت سے - (حکایات صحابہ صـ۶۴، ۶۵)

ناظرین کرام ! مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری نے اس روایت کے ترجمہ میں عظمت مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو چھپانے کی بہت کوشش کی - مگر وہ چھپ نہیں سکتی تھی - حدیث شریف میں ہے - جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - سَلْ ؛ مانگ ! تو حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا -

اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّةِ - میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں -

مولوی ذکریا صاحب نے اسئلك کا ترجمہ چھوڑ دیا - جس سے اختیارات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت تھا - پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا -

اَوَ غَیْرُ ذٰلِكَ اس کے علاوہ اور بھی کچھ مانگ،

لیکن مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری نے اس کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا -

"اور کچھ کہ بس یہی چیز مطلوب ہے -"

بہر حال حدیث شریف سے نبی پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے اختیارات

عیاں ہیں۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں تو جنت بھی عطاء فرما سکتے ہیں
اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ تھا کہ آپ جنت بھی عطا فرما سکتے ہیں
یہ حدیث شریف ان کتابوں میں موجود ہے۔ (مشکوٰۃ صـ۸۴، مسلم شریف صـ۱۹۳ ج ۱
نسائی شریف صـ۱۷۰، اشعۃ اللمعات فارسی صـ۳۹۶)

لیکن تبلیغی جماعت کے اکابر کا عقیدہ اس کے صریحاً خلاف ہے۔ چنانچہ
مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے تقویۃ الایمان میں لکھا ہے کہ۔

جو ان کاموں کا مختار ہے اس کا نام اللہ ہے۔ محمد یا علی نہیں اور جس کا نام محمد یا علی
ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ [1] (تقویۃ الایمان صـ۴۲)

حکایات صحابہ۔ چھٹا باب ۔۔۔ روایت نمبر ۲

روزہ دار کے لیے چراغ بجھا دینا

کی سرخی دے کر لکھا ہے، کہ

ایک صحابی روزہ پر روزہ رکھتے تھے۔ افطار کے لئے کوئی چیز کھانے کو
میسر نہ آتی تھی۔ ایک انصاری صحابی حضرت ثابت (رضی اللہ عنہ) نے تاڑ لیا بیوی
سے کہا کہ میں رات کو ایک مہمان کو لاؤں گا۔ جب کھانا شروع کریں۔ تو تم چراغ کو
درست کرنے کے حیلہ سے بجھا دینا۔ اور جب تک مہمان کا پیٹ نہ بھر جائے خود نہ
کھانا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ ساتھ میں سب شریک رہے۔ جیسے کھا رہے ہوں۔
صبح کو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے
تو حضور نے فرمایا کہ رات کا تمہارا اپنے مہمان کے ساتھ کا برتاؤ حق تعالیٰ شانہٗ
کو بہت ہی پسند آیا۔ (حکایات صحابہ صـ۶۵)

قارئین کرام! خط کشیدہ عبارت کو بار بار پڑھو۔ یہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم اور صحابی الرسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گفتگو ہے۔ جس سے عیاں ہے

[1] تقویۃ الایمان صـ۴۲ کا اصل فوٹو صـ۵۵ پر دیکھیں۔

کچھ سند نہیں حکم کسی کا سوائے اللہ کے نہ تھے تو یہی حکم کیا ہے کہ کسی کو اس کے سوا مت پوجو یہی ہے دین سیدھا
پر اکثر لوگ نہیں جانتے ف یعنی اول تو غلام مستحق ہیں کئی مالک ہونی بہت نقصان کرتا ہے
بلکہ ایک مالک زبردست چاہیے کہ سب مرادیں اسکی پوری کرے اور سب کاروبار اسکے بنادے
اور دوسرے یہ کہ ان مالکوں کی کچھ حقیقت بھی نہیں وہ کچھ چیز اصل میں نہیں ہیں بلکہ آپ ہی لوگ
خیال باندھ لیتے ہیں کہ فلانا [illegible] کسی کے اختیار میں ہے اور [illegible] کسی کے ہوگئے اور [illegible]
اور چاہے اور تندرستی کرانی اور پھر آپ ہی آپ ان کے نام ٹھہرا لیتے ہیں فلانے کام کے مختار کا نام یہ اور فلانا
کا یہ پھر آپ ہی انکو مانتے ہیں اور ان کا سوال کے وقت پکارتے ہیں پھر اسی طرح ایک رسم نکل
چلی اور رسم جاری ہو جاتی ہے حالانکہ وہ سب محض اپنے غلط خیالات ہیں کچھ انکی حقیقت نہیں [illegible]
خدا اللہ کے سوائے کوئی [illegible] کسی کا یہ نام اگر کسی کا یہ نام ہو تو اسکو کسی کاروبار میں کچھ دخل نہیں
سو خیال ہی خیال ہے اس نام کا کوئی شخص وہاں مالک اور مختار نہیں جہاں کا وہ مختار ہے اسکا
نام اللہ ہے محمد یا علی نہیں اور جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں سو ایسا شخص کہ جسکا نام محمد
یا علی ہو اور اسکے اختیار میں جہان کے سب کاروبار ہوں ایسا حقیقت میں کوئی شخص نہیں بلکہ محض
اپنا خیال ہے سو اس قسم کے خیالات باندھنے کا اللہ نے تو حکم نہیں دیا اور کسی کا حکم اسکے مقابل [illegible]
نہیں بلکہ اللہ نے تو ایسے خیالات باندھنے سے منع کیا ہے اور وہ کون ہے کہ اسکے [illegible]
ہو یہی اصل دین ہے کہ اللہ کے حکم پر چلے اور کسی کا حکم اسکے مقابل ہرگز نہ مانے لیکن اکثر لوگ [illegible]
نہیں چلتے بلکہ اپنے پیروں کی رسموں کو اللہ کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی
راہ و رسم کو ماننا اور انکے حکم کو اپنی سند سمجھنا بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کے لئے
ٹھہرا رکھی ہیں پھر جو کوئی یہ سلوک کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے سو اللہ کے حکم
کی راہ بندوں تک رسول ہی کی خبر دینے سے ہو سو جو کوئی کسی امام کے یا مجتہد کے یا غوث و قطب کے یا مولوی
و مشائخ کے یا باپ دادوں کے یا کسی بادشاہ و وزیر کی یا پادری و پنڈت کی بات کو اور اسکی راہ و رسم کو
رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے اور آیت و حدیث کے مقابل میں اپنے پیر و استاد کے قول کی سند
یا خود پیر ہی کو یوں سمجھے کہ شرع انہیں کا حکم ہے [illegible] جو چاہتا تھا اپنی طرف سے کہہ دیتے تھے اور
وہی بات اسکی امت پر لازم ہو جاتی تھی سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے بلکہ اصل حاکم اللہ ہے اور [illegible]

تقویۃ الایمان صـ۴۲ کا اصل فوٹو

کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے امتیوں کے گھروں کے حالات اور
واقعات کا بھی علم رکھتے ہیں۔ اور ان سے واقف ہیں۔
لیکن تبلیغی جماعت کے حضرات ایسے عقیدوں کو کفر اور شرک تعبیر کرتے ہیں
اس لئے ان سے اختلاف ہے۔ ان کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہے۔

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

حکایات صحابہ کے چھٹا باب کی چوتھی روایت

حضرات شیخین کا صدقہ میں مقابلہ

کی سرخی دے کر روایت درج کی ہے کہ
حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم نے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ اتفاقاً اس زمانے میں میرے پاس کچھ مال
موجود تھا۔ میں نے کہا آج میرے پاس اتفاق سے مال موجود ہے۔ اگر میں ابوبکر رضی
اللہ عنہ سے کبھی بھی بڑھ سکتا ہوں۔ تو آج بڑھ جاؤں گا۔ یہ سوچ کر خوشی خوشی میں
گھر گیا۔ اور جو کچھ بھی گھر میں رکھا تھا۔ اس میں سے آدھا لے آیا۔ حضور نے فرمایا
کہ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا۔ میں نے عرض کیا کہ چھوڑ آیا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم)
نے فرمایا کہ آخر کیا چھوڑا۔ میں نے عرض کیا آدھا چھوڑ آیا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ جو کچھ رکھا تھا سب لے آئے۔ حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے
فرمایا۔ ابوبکر گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا۔ انہوں نے فرمایا ان کے لئے اللہ اور
اس کے رسول کو چھوڑ آیا یعنی اللہ اور اس کے رسول پاک کے نام کی برکت
اور ان کی رضا اور خوشنودی کو چھوڑ آیا۔ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کہتے
ہیں۔ میں نے کہا حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے کبھی نہیں بڑھ سکتا۔
(حکایات صحابہ ص٦٦)

قارئین کرام! خط کشیدہ الفاظ پر غور کریں کہ خلیفۂ اوّل امیرالمومنین
سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بارگاہ نبوت میں جواب عرض کیا
اس نے کس عقیدہ اور نظریہ کا اظہار ہو رہا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا سوال ہے کہ:۔

ابوبکر گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا۔ صدیق اکبر کا جواب ہے۔
اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا۔ یہ سوال جواب جہاں ہو رہا ہے۔ وہ
صدیق اکبر کا گھر نہیں ہے۔ بلکہ مسجد ہے۔ اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے موجود ہیں۔ مگر اس کے باوجود عرض کر رہے
ہیں۔ کہ گھر والوں کے لئے اللہ اور اس کے رسول چھوڑ آیا ہوں۔ واضح ہوا کہ۔۔
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ تھا۔ کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم میرے سامنے بھی تشریف فرما ہیں۔ اور میرے گھر میں بھی تشریف
فرما ہیں۔ اسی کو حاضر و ناظر کہا جاتا ہے۔
مولوی ذکریا صاحب سہارنپوری نے اس حقیقت کو چھپانے کی کوشش
کرتے ہوئے یعنی لگا کر آگے یہ جملہ اپنی طرف سے لکھا ہے۔ جو کہ حدیث کا
ترجمہ نہیں۔ وہ جملہ یہ ہے۔ یعنی اللہ اور اس کے رسول کے نام کی برکت اور
ان کی رضا اور خوشنودی کو چھوڑ آیا۔
لیکن اس میں بھی الجھ گئے۔ اور یہ بھی ان کے نظریہ اور عقیدہ کے خلاف
ہے۔ کیونکہ رسول کے نام کی برکت کا جملہ بھی تبلیغیوں کے عقیدہ اور نظریہ کے
خلاف ہے۔ بلکہ ان کے اکابر کے نزدیک یہ شرک ہے۔ جیسا کہ مولوی اشرف علی
تھانوی صاحب جن کو تبلیغیوں کے تبلیغی نصاب میں شامل کتاب فضائل درود شریف
کے صفحہ ۱۱۹ پر حکیم الامت لکھا ہے) اپنی کتاب بہشتی زیور سے حصہ اوّل کفر اور شرک
کی باتوں کا بیان" میں لکھا ہے۔ کسی کو نفع و نقصان کا مختار سمجھنا شرک و کفر ہے۔
(بہشتی زیور ص۳۶)

ناظرین کرام: معلوم ہوا کہ تبلیغی جماعت کے احباب لکھتے کچھ ہیں، عقیدہ اور نظریہ کچھ اور رکھتے ہیں۔ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔

حکایات صحابہ۔ ساتواں باب۔ گیارھواں واقعہ

غزوہ موتہ کا قصہ

کی عرضی دے کر لکھا ہے کہ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف بادشاہوں کے پاس تبلیغی دعوت نامے ارسال فرمائے تھے۔ ان میں سے ایک خط حضرت حارث بن عمیر (رضی اللہ عنہ) ازدی کے ہاتھ بصری کے بادشاہ کے پاس بھی بھیجا تھا۔ جب یہ موتہ پہنچے تو شرجیل غسانی نے جو قیصر کے حکام میں سے ایک شخص تھا۔ ان کو قتل کر دیا۔ قاصدوں کا قتل کسی کے نزدیک بھی پسندیدہ نہیں۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بات بہت گراں گذری۔ اور آپ نے تین ہزار کا ایک لشکر تجویز فرما کر حضرت زید بن حارث کو ان پر امیر مقرر فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو جعفر بن ابی طالب امیر بنائیں جائیں۔ وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ امیر ہوں۔ وہ بھی شہید ہو جائیں تو پھر مسلمان جس کو دل چاہے امیر بنالیں۔ ایک یہودی اس گفتگو کو سن رہا تھا۔ اس نے کہا یہ تینوں ضرور شہید ہوں گے پہلے انبیاء کی اس قسم کے کلام کا یہی مطلب ہوتا ہے۔ (حکایات صحابہ صفحہ ۸۲-۸۳)

قارئین کرام! خط کشیدہ الفاظ پر غور فرمائیں۔ کہ ایک یہودی سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کے واقعات کے تجربہ کی روشنی میں یہ کہہ رہا ہے کہ یہ تینوں تو ضرور شہید ہوں گے۔

لیکن اللہ دیوبندیوں، وہابی اور تبلیغی حضرات باوجود کہ نبی پاک صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کا ظاہری طور پہ کلمہ پڑھتے ہیں۔ مگر عقیدہ یہ رکھتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی علم غیب نہیں۔ اور نبی کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

تبلیغی حضرات نے اپنے نصاب میں ایسے ہی واقعات درج کئے ہیں۔ جن سے مسلک حق اہلسنت وجماعت کے عقائد کی حقانیت عیاں ہے۔ مگر عملی طور پر تبلیغی حضرات کے نزدیک وہ عقائد شرکیہ اور کفریہ ہیں۔ اس لئے اہلسنت وجماعت کو ان سے اختلاف ہے۔

تبلیغی جماعت والوں کی محبوب کتاب تبلیغی نصاب میں شامل کتاب فضائل رمضان فضائل ذکر میں مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کا ذکر ہے انہوں نے اپنی کتاب براہین قاطعہ میں لکھا ہے کہ۔

شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ [1]

(براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ مطبوعہ کانپور)

تبلیغ کرنے والے حضرات کے ممدوح مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے جو شیخ عبد الحق کا نام استعمال کیا ہے۔ حالانکہ یہ صریحاً جھوٹ اور کذب ہے۔ بلکہ الزام ہے۔ شیخ محقق شیخ المحدثین عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اس نظریہ باطلہ کا رد فرماتے ہیں۔ اصل عبارت پیش خدمت ہے۔

جوابش آنست کہ ایں اصلے ندارد وروایتے بداں صحیح نشدہ [2]

(مدارج النبوۃ فارسی صفحہ ۱۲۰)

دونوں عبارتوں سے عیاں ہے۔ تبلیغ کا نام لینے والے حضرات کے ممدوح خلیل احمد انبیٹھوی کا ذب عیار اور مکار ثابت ہو رہے ہیں۔ اہلسنت وجماعت کو تبلیغی جماعت سے اس لئے اختلاف ہے۔ کہ تبلیغ کا نام لے کر کذاب اور عیاروں کی پشت پناہی کرتے ہوئے ان کی بزرگی کا پرچار کرتے ہیں۔

حکایات صحابہ ۔ آٹھواں باب ۔ حکایت نمبر ۔

حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا احادیث کو حفظ کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ۔

[1] براہین قاطعہ صفحہ ۵۱ کی فوٹو صفحہ ۔۔۔ پر دیکھیں۔ [2] مدارج النبوۃ فارسی صفحہ کا اصل فوٹو صفحہ ۔۔۔ پر دیکھیں۔

ایک مرتبہ میں نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے حافظہ کی شکایت کی۔ حضور نے فرمایا چادر بچھا۔ میں نے چادر بچھائی۔ حضور نے دونوں ہاتھوں سے اس میں کچھ ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد فرمایا اس چادر کو ملا لے، میں نے اپنے سینے سے ملا لیا۔ اس کے بعد سے کوئی چیز نہیں بھولا۔ (حکایاتِ صحابہ ص۹۲)

قارئین کرام! سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق یہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ کہ صحابہ کبار علیہم الرضوان کو اگر کسی چیز کی حاجت ہوتی اور پریشانی لاحق ہوتی۔ تو وہ بارگاہ مصطفوی میں حاضر ہوتے اور اپنی [illegible] عرض کرتے۔ اور ان کو در مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منہ مانگی مراد مل جاتی تھی۔ مگر ان دیوبندی تبلیغی حضرات کے اکابر کی کتب کا مطالعہ فرمائیں۔ تو ان کے نزدیک یہ شرک ہے۔ مگر اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ عین صحابہ کبار علیہم الرضوان کے مطابق ہے۔ فرماتے ہیں۔

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
حضرت میں لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

دوستو! یہ تبلیغی حضرات کے عقائد صحابہ کبار علیہم الرضوان کے مطابق بھی نہیں۔ مگر ڈھونڈورا دعوت کا پیٹتے ہیں۔ اس لئے اہلسنت وجماعت کو ان سے اختلاف ہے۔

حکایاتِ صحابہ۔ ناتواں باب۔ حکایت نمبر ۹

حضرت اُم سلیم (رضی اللہ عنہا) کی لڑکے کے مرنے پر خاوند سے ہم بستری

کی سرخی دے کر لکھا ہے۔

ام سلیم (رضی اللہ عنہا) حضرت انس (رضی اللہ عنہ) کی والدہ تھیں۔ جو اپنے پہلے خاوند یعنی حضرت انس کے والد کی وفات کے بعد بیوہ ہو گئی تھیں۔ اور حضرت انس کی پرورش کے خیال سے کچھ دنوں تک نکاح نہیں کیا تھا۔ اس کے بعد حضرت ابو طلحہ

(رضی اللہ تعالےٰ عنہ) سے نکاح کیا۔ جن سے ایک صاحبزادہ ابو عمیر (رضی اللہ عنہ) پیدا ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کے گھر تشریف لے جاتے تو ہنسی بھی فرمایا کرتے تھے۔ اتفاق سے ابو عمیر (رضی اللہ عنہ) کا انتقال ہو گیا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہ نے ان کو نہلایا دھلایا۔ کفن پہنایا۔ اور ایک چارپائی پر لٹا دیا۔ ابو طلحہ (رضی اللہ عنہ) کا روزہ تھا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے کھانا وغیرہ تیار کیا۔ اور خود اپنے آپ کو بھی آراستہ کیا۔ خوشبو وغیرہ لگائی۔ رات کو خاوند آئے۔ کھانا وغیرہ بھی کھایا۔ بچہ کا حال پوچھا۔ تو انہوں نے کہہ دیا کہ اب تو سکون معلوم ہوتا ہے۔ بالکل اچھا ہو گیا۔ وہ بے فکر ہو گئے۔ رات کو خاوند نے صحبت بھی کی صبح کو جب وہ اٹھے تو کہنے لگیں۔ کہ ایک بات دریافت کرنا تھی۔ اگر کوئی شخص کسی کو مانگی چیز دے دے۔ پھر وہ اسے واپس لینے لگے تو واپس کر دینا چاہیئے۔ یا اسے روک لے واپس نہ کرے۔ وہ کہنے لگے کہ ضرور واپس کر دینا چاہیئے۔ روکنے کا کیا حق ہے۔ مانگی چیز کا تو واپس کرنا ہی ضروری ہے یہ سن کر ام سلیم نے کہا کہ تمہارا لڑکا جو اللہ کی امانت تھا وہ اللہ نے لے لیا۔ ابو طلحہ کو اس پر رنج ہوا اور کہنے لگے کہ تم نے مجھے خبر بھی نہ کی۔ صبح کو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں ابو طلحہ (رضی اللہ عنہ) نے اس سارے قصہ کو عرض کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی۔ اور فرمایا کہ شائد اللہ جل شانہ اس رات میں برکت عطا فرما دیں۔ ایک انصاری کہتے ہیں کہ میں نے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعا کی برکت دیکھی کہ اس رات کے حمل سے عبداللہ بن ابی طلحہ (رضی اللہ عنہ) پیدا ہوئے۔ جن کے نو بچے ہوئے۔ سب نے قرآن شریف پڑھا۔ (حکایاتِ صحابہ ص۱۱۸)

ناظرین کرام۔ مندرجہ بالا روایت سے اظہر من الشمس ہے کہ امام الانبیاء مالک ہر دوسرا۔ راز دار رب العلیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو مافی الارحام کا علم ہے۔ جبکہ دیوبندی اور غیر مقلدین اہلحدیث وہابیوں کا عقیدہ اس کے خلاف ہے۔ بلکہ ان کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر عقیدہ رکھنا کہ ان کو مافی الارحام کا علم ہے شرک ہے۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم)
اس برے مذہب پہ لعنت کیجیے

حکایات صحابہ ۔ بارھواں باب ۔ حکایت نمبر ۵

حضرت ابن زبیر (رضی اللہ عنہ) کا خون پینا

کی سُرخی دے کر لکھا ہے کہ

(خون مبارک کی برکت)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سنگیاں لگوائیں اور جو خون نکلا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیا کہ اس کو کہیں دبا دیں۔ وہ گئے اور آکر عرض کیا کہ دبا دیا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دریافت فرمایا، کہاں، عرض کیا میں نے پی لیا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ جس کے بدن میں میرا خون جائے گا اس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔ مگر تیرے لئے بھی لوگوں سے ہلاکت ہے۔ اور لوگوں کو تجھ سے۔

(حکایات صحابہ ص ۱۷۲)

ناظرین کرام: خط کشیدہ الفاظ کو بار بار پڑھیں۔ کہ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خون مبارک پی لیا۔ جبکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ۔

اس نے تم پر حرام کئے ہیں مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور جو غیر خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا۔ (پ۲ ع ۵)

خون کو اللہ کریم نے حرام قرار دیا ہے مگر صحابی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خون مبارک پی رہے ہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمانے پر اس کو بُرا نہیں اور ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا۔ بلکہ ارشاد فرمایا۔ جس کے بدن میں میرا خون جائے گا۔ اس کو جہنم کی آگ نہیں چھو سکتی۔ معلوم ہوا کہ سرورِ عالم نورِ مجسم شفیع معظم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم ساری کائنات میں بے مثل ہیں۔

تبلیغی جماعت کے مولوی ذکریا صاحب سہارن پوری نے یہ روائت نقل

علامہ الحاج ابو الاحمد **محمد ضیاء اللہ قادری** اشرفی کی تصانیف

- الانوار المحمدیہ
- گیارہویں شریف
- ختم غوثیہ کا جواز
- مدلل تقریریں
- مشائخِ قادریہ
- اہل سنت و جماعت کون ہیں؟
- وہابی مذہب
- ہاتھ پاؤں چومنے کا ثبوت
- فرقہ وہابیہ
- الوہابیت
- خلفاء ثلاثہ اور اہلبیت کے تعلقات اور رشتہ داریاں
- قصر وہابیت پر بم
- وہابیت کا پوسٹمارٹم
- فضائل صحابہ کبار
- وہابیت و مرزائیت
- فرقہ ناجیہ
- وہابی توحید
- میلادِ مصطفٰے
- مرزا قادیانی کی حقیقت
- عقائد وہابیہ
- مخالفین پاکستان
- گستاخی کا انجام
- سیرت غوث الثقلین
- مدلل خطبات
- تبلیغی جماعت سے اختلاف کیوں؟
- علماء اہلحدیث کے نام کھلا خط
- نجدے قاریاں براستہ دیوبند

قادری کتب خانہ تحصیل بازار۔ سیالکوٹ ۹۰ سینٹھی پلازہ چوک علامہ اقبال سیالکوٹ

0336-8678692